REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۴۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲۵ صفر ۱۴۰۴ ہجری — یکم فتح ۱۳۶۲ ہش — یکم دسمبر ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۷ نبوت (نومبر) ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق قادیان تشریف لانے والے ایک مہمان کی زبانی ملنے والی مورخہ ۸۳/۱۱/۲۲ کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمدُ للہ۔

احباب اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۷ نبوت (نومبر) ۔ بذریعہ ڈاک موصولہ اطلاع کے مطابق حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی کمزوری میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ مورخہ ۸۳/۱۱/۲۵ کو بمبئی ۔ کیرالہ ۔ مدراس اور اڑیسہ کے تبلیغی دورہ سے بخیر و عافیت قادیان تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ۔ اسی طرح محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی بھی بھبنیشور کی احمدیہ مسجد کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے بعد واپس قادیان آ گئے ہیں۔

عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے
جب لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گے
اُس عظیم فتح کے آنے سے قبل خود کو اس قابل بنائیں کہ آپ اس فتح کے معمار کہلا سکیں!

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

برادران!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ مہاراشٹر کی جماعت ہائے احمدیہ اپنی سالانہ کانفرنس مورخہ ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر کو بمبئی میں منعقد کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو بہت بابرکت کرے۔ اور اسے مہاراشٹر اور بھارت میں اشاعت اسلام کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

یہ حُسنِ اتفاق ہے کہ یہ کانفرنس میرے مشرقِ بعید کے اس اہم دورے کے معاً بعد منعقد ہو رہی ہے جس سے میں حال ہی میں واپس آیا ہوں، ایک مختصر دعائیہ پیغام میں نے سری لنکا میں آپ کے نمائندہ کے ذریعہ دستی بھی بھجوایا تھا، اب ذرا نسبتاً تفصیلی پیغام بھجوا رہا ہوں۔ اس تاریخی سفر میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اس کی تائیدات اور قبولیت کے نشان دیکھ کر میرے جسم کا رُواں رُواں سراپا حمد بنا ہوا ہے۔ اس مبارک سفر میں خدا تعالیٰ کی قدرتوں، اس کی رحمتوں اور احسانات کے جو بے شمار جلوے ہم نے دیکھے ان کو یاد کر کے میرا دل حمد و شکر کے جذبات سے لبریز ہے۔ اور میری روح اپنے ربّ کریم کے حضور بے اختیارانہ سجدہ کرتی ہے۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اس دورے کا ایک بڑا مقصد آسٹریلیا کے برّاعظم میں خدا کے گھر کا سنگِ بنیاد تھا۔ ۳۰ ستمبر کو آسٹریلیا کی مذہبی و روحانی دریافت کا پہلا دن قرار دیتے ہوئے "المسجد بیت الھُدیٰ" کی بنیادی اینٹ رکھتے وقت میں نے اہلِ آسٹریلیا کو کہا تھا کہ "یہ پہلی اینٹ آخری اینٹ نہیں رہے گی۔ بلکہ یہ خانہ ہائے خدا کے ایک نہ ختم ہونے والے سلسلہ کا ایک نہایت عاجزانہ آغاز ہے۔ اور یہ کہ وہ زمانہ دُور نہیں جب آسٹریلیا کے باشندے جوق درجوق اس مسجد کی زیارت کے لئے آیا کریں گے اور اس خانۂ خدا میں عبادت کرتے ہوئے اس عظیم دن کو یاد کریں گے جبکہ اللہ کے ایک عاجز بندے نے متضرعانہ دُعاؤں کے ساتھ ایک چھوٹی سی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان باتوں کے خاطر خواہ اور واضح اثرات ان لوگوں پر ہوئے اخبارات نے ہماری توقع سے بڑھ کر مثبت ردِّ عمل کا اظہار کیا۔ اور آسٹریلیا کے ایک چوٹی کے مذہبی اُمور پر لکھنے والے اخبار نویس اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے خود اخبار نویسوں کو میرے پاس بھجوایا۔

آسٹریلیا کی جماعت میں بھی بہت جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا اور میں نے محسوس کیا کہ ان کے ارادے بہت بلند ہیں اس دَورے کے آخر میں جنوبی ہندوستان کی جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندے بھی پیار اور محبت اور اخلاص کے جذبات کے ساتھ مجھ سے ملنے کے لئے سری لنکا آئے اور ہم نے جہاں ایک دوسرے کے ساتھ ذاتی تعلق اور پیار کا رشتہ قائم کیا وہاں بھارت میں اشاعتِ حق اور تبلیغِ اسلام کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے بہت سی تجاویز پر بھی غور کیا۔ اور مجھے یقین ہے کہ بھارت واپسی پر انہوں نے پہلے سے بڑھ کر تبلیغ و اشاعتِ دین کا کام شروع کیا ہوگا۔

پس اس موقع پر کہ جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹر کے احباب اپنی سالانہ کانفرنس کے لئے بمبئی میں اکٹھے ہوئے ہیں، میں آپ سب سے یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنے فرائض کا احساس کریں۔ میں پورے یقین اور پورے اعتماد کے ساتھ آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ قومیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل

—: (باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر) :—

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم فتح ۱۳۶۲ ہش

بے شمار افضال و برکاتِ سماوی کا حامل
ہمارا جلسہ سالانہ

مرکزِ احمدیت قادیان کے خالصتہً دینی اور روحانی ماحول میں جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں بابرکت جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ فتح (دسمبر) کی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے۔ گویا بے شمار افضال و برکاتِ سماوی سے معمور وہ پُر کیف اور رُوح پرور ساعتیں قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہیں۔ جن کا اکنافِ عالم میں آباد ہر احمدی کو ہمیشہ انتہائی بے چینی اور بے تابی کے ساتھ انتظار رہتا ہے۔

اُمیدِ واثق ہے کہ "بدر" کا یہ شمارہ جب تک اپنے محترم قارئین کے ہاتھوں میں پہنچے گا گلشنِ احمدیت کے ہزارہا خوش نصیب رُوحانی طیور ارشادِ ربانی ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا (البقرہ: ۲۶۱) کے مصداق اپنے محبوب رُوحانی مرکز کے لئے پر پرواز تول چکے ہوں گے۔ اور ان کے دم سے عنقریب ہماری مشتاق نگاہیں ایک بار پھر مامورِ زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملنے والی پُر شوکت آسمانی بشارت:۔

يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ وَيَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۔
(براہینِ احمدیہ حصہ سوم)

کو پہلے سے بھی کہیں زیادہ آب و تاب کے ساتھ پُورا ہوتے ہوئے مشاہدہ کریں گی۔

اسی کے ساتھ شمعِ احمدیت کے اَن گنت وہ پروانے جو شدید تر دلی خواہش اور تڑپ رکھنے کے باوجود اپنی کسی اشد مجبوری کی وجہ سے جسمانی طور پر اِس بابرکت رُوحانی اجتماع میں شمولیت کی سعادت سے محروم رہ جائیں گے اُن کا دل یقیناً حسرت و افسردگی کے جانگسل اور کربناک اِحساس سے دوچار ہوگا۔ اور وہ بصد ذوق و شوق جلسہ جانے والے خوش نصیبوں کی بخیر و خوبی جلد مراجعت کے منتظر ہوں گے تا اُن کی زبانی اِس بابرکت رُوحانی اجتماع کے رُوح پرور کوائف سُن کر اپنی تشنگی اور احساسِ محرومی کا مداوا کر سکیں۔

بیک وقت جماعت کے ایک حصہ کا جذبۂ مسرت و شادمانی سے سرشار ہونا اور دوسرے کا احساسِ محرومی سے دوچار ہو جانا بظاہر بڑا عجیب دکھائی دیتا ہے۔ مگر جب ہم اس کی تہ میں جھانکتے ہیں تو اِن ہر دو متضاد کیفیتوں کے پس پردہ ایک ہی چیز کارفرما دکھائی دیتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارا یہ مقدس اور بابرکت رُوحانی اجتماع کوئی عام دُنیاوی جلسہ نہیں بلکہ یہ وہ امر ہے جس کی خاص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور اس کے لئے خود اللہ تعالیٰ نے وہ قومیں تیار کی ہیں جو کشاں کشاں اس میں شامل ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ جلسہ سالانہ کی غیر معمولی اہمیت سیدنا حضرت اقدس مسیحِ پاک علیہ السلام کے اِن ارشادات سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ کرنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعثِ ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے۔ یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے ...... لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے مقرر کئے جائیں جن میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرطِ صحت و فرصت و عدمِ موانعِ قویہ تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔" (اشتہار شمولہ آسمانی فیصلہ صفحات الف تا د)

نیز فرمایا:۔

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک صاحب ضرور تشریف لائیں ..... اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

سیدنا حضرت اقدس مسیحِ پاک علیہ السلام کے ان بصیرت افروز اور رُوح پرور ارشادات کی روشنی میں کیا ہی خوش نصیب ہوں گے وہ افراد جو مامورِ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے اس بابرکت رُوحانی اجتماع میں شمولیت کی سعادت پائیں گے۔ اور حضور علیہ السلام کی اُن مقبول بارگاہِ الٰہی دُعاؤں سے وافر حصہ لیں گے جو آپؑ نے بطور خاص ان کے حق میں بایں الفاظ فرمائی ہیں:۔

"ہر ایک صاحب جو اِس للّٰہی جلسے کے لئے سفر اختیار کرے خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دُور فرما دے اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ اور تا اختتامِ سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کُشا! یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔"
(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

خورشید احمد انور

خُدا کا شکر ہے کہ جلسۂ سالانہ آتا ہے

خُدا کا شُکر ہے کہ جلسۂ سالانہ آتا ہے ۔ ہر اِک پیر و جواں شرکت کو مشتاقانہ آتا ہے
غلامِ سیدِ بطحا مسیحِ موعودؑ کا پیرو ۔ یہاں ذکرِ خُدا سُننے کو بے تابانہ آتا ہے
کوئی مشرق سے آتا ہے کوئی مغرب سے آتا ہے ۔ خُدا جانے کہ کس خطے سے یہ دیوانہ آتا ہے
ہُوا سرشار و بے خود پی کے پیالے عشقِ احمدؐ کے ۔ الاپے سرمدی نغمہ وہ اِک مستانہ آتا ہے
ملالی اس کا نہیں کہ راہ میں خطراتِ پیہم ہیں ۔ مئے حبِ نبیؐ سے مست وہ دیوانہ آتا ہے
ہزاروں ہی رکاوٹ ہیں حرم کی راہ میں حائل ۔ مگر ان سب سے ہو بیگانہ اِک مستانہ آتا ہے
نہ فکرِ مال نہ اندیشۂ سُود و زیاں اُس کو ۔ عجب سرمستی کے عالم میں ہر مستانہ آتا ہے
بھلا اہلِ خرد کا کام کیا ہے بزمِ رنداں میں ۔ کبھی مستوں کی محفل میں کوئی فرزانہ آتا ہے؟
الٰہی خیر ہو حالِ جنونِ فتنہ ساماں کی! ۔ گریباں کی اُڑاتے دھجیاں دیوانہ آتا ہے
متاعِ عقل کھونے والے کی ہمتِ رسا دیکھی ۔ نچھاور جان کرنے مثلِ اِک پروانہ آتا ہے
لئے گنجِ گراں لے کر چلا ہے راہِ اُلفت میں ۔ گرا دیتا ہے جب حائل کوئی بت خانہ آتا ہے
ہوئے جو غرق یکسر قُلزمِ عشقِ محمدؐ میں ۔ انہیں کے پاس ہی جبریلؑ شتابانہ آتا ہے
درِ مے خانہ ساقیٔ کوثر ہے کھُلا ہر دم ۔ لئے ساغر اِدھر کا رُخ کئے مستانہ آتا ہے
اِدھر بیتاب نظریں فرشِ رہ بن جاتی ہیں یکسر ۔ بڑی سج دھج سے ساقی جب سُوئے میخانہ آتا ہے
یہاں قرآن کی آیات کی تشریح سُننے کو ۔ مقامِ خُلد سے رضواں بھی مشتاقانہ آتا ہے
ہیں اِن کے رہنمائے دین و دُنیا سیدِ بطحاؐ ۔ خضر بھی پُوچھنے کو راہ بیتابانہ آتا ہے
نبیؐ کی زُلفِ عنبر بار کی خُوشبو کی لپٹوں سے ۔ مشامِ جاں مُعطر کرنے کو مستانہ آتا ہے
سماعت کے لئے کرّوبیوں کی فوج ہے آتی ۔ شگفتہ رُخ لئے اس جا پہ ہر مستانہ آتا ہے
کبھی تہلیل کے نغمے کبھی تکبیر کے نعرے ۔ کہ حال و وجد میں میخانے کا میخانہ آتا ہے
ارسطوئے زماں ہو یا کوئی سُقراطِ دوراں ہو! ۔ الف، بے، دین کی پڑھنے کو مجبورانہ آتا ہے
جو دیکھا اژدہامِ خلقِ باری شہرِ ربوہ میں ۔ اُڑاتا خاک سر پر اِک عجب دیوانہ آتا ہے
وہ جینے والوں کی کثرت سے سڑکیں ٹُوٹ جاتی ہیں ۔ اسی کو دیکھ کر رقصاں ہر اِک مستانہ آتا ہے

ہزاروں جلسہ گاہ میں ہیں جمع ذکرِ خُدا سننے
اُسی کا نام لے کر عاجزِ دیوانہ آتا ہے

★ — سید ادریس احمد عاجز کرمانی ربوہ۔

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کا نہایت پیارا اسلوب ہے کہ ازمنۂ گذشتہ کے قصّے دُہراتا ہے جن سے اُولوا الالباب نصیحت پکڑتے ہیں!

یہ ایسی کہانیاں ہیں جو ہمیشہ دُہرائی جاتی رہی ہیں اور ہمیشہ دُہرائی جاتی رہیں گی دُنیا ان میں ایک بھی استثناء نہیں دیکھے گی

وہ لوگ جو ہمیشہ خدا کے نام پر کھڑے ہوں گے انہیں لازماً دُکھوں پر صبر کرنا پڑے گا استقامت دکھانا ہوگی اور خدا پر توکّل کرنا ہوگا

ایسی قوموں پر خدا کی وہ تقدیر لازماً ظاہر ہوگی جس کا قصصِ قرآنی میں بڑی تفصیل اور وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے

فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۰ ہجرت ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۰ مئی ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۂ ابراھیم کی یہ آیات تلاوت فرمائیں:۔

اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَا اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَا اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۖ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ قَالُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۖ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۖ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ۝ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝

(آیت ۱۰ تا ۱۶)

اور پھر فرمایا:۔

قرآن کریم کا یہ

نہایت ہی پیارا اسلوب

ہے کہ ازمنۂ گزشتہ کے وہ قصّے دُہراتا ہے جن سے اُولوا الالباب نصیحت پکڑتے ہیں۔

اور مومن کو مجادلہ کا ایک ایسا پاکیزہ طریق سکھاتا ہے جس میں کوئی کج بحثی نہیں، کوئی جبر نہیں، ایسی صاف اور پاکیزہ گفتگو ہے کہ اس کے نتیجہ میں اگر سُننے والا متاثر ہو اور اللہ تعالیٰ کا خوف کرتے ہوئے تسلیم کرلے تو اس کے لئے بہتر ہے۔ اور اگر وہ نہ سُننے پر اصرار کرے یا تکبر اور نخوت سے کام لے تو مومن کو اس بات کی بھی اجازت نہیں کہ اس کے مقابلہ میں کج بحثی سے کام لے۔ کُجا یہ کہ دین کے حق میں جبر کو استعمال کرے۔ بڑے ہی ظالم ہیں وہ لوگ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان لوگوں پر جو آپ کے ساتھ تھے، جبر کا الزام لگاتے ہیں۔ کیونکہ جبر کی تعلیم دینے والوں کو، یا اُن کو جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے جبر کی تعلیم دی گئی ہو۔ اس قسم کے واقعات تو نہیں سُنائے جاتے جیسے قرآن کریم سُناتا ہے۔ اُن کا تو مزاج ہی مختلف ہوتا ہے۔ ان کے اندر ایک گہرا غم اور سوز پایا جاتا ہے۔ ازمنۂ گزشتہ کی ایسی دردناک کہانیاں ہیں کہ ان کو سُن کر دل پگھلنے لگتے ہیں۔ اور قرآن کریم بالآخر یہ نصیحت کرتا ہے کہ صبر کے سوا ہم تمہیں اور کوئی تعلیم نہیں دیتے۔ جس طرح پہلوں نے صبر کیا تم بھی صبر کرنا۔ تمہیں جتنے بھی دُکھ دیئے جائیں سوائے صبر کے تمہیں اجازت ہی نہیں کہ کوئی اور طریقِ مقابلہ اختیار کرو۔ اور جب تم صبر کروگے تو صبر کے ساتھ پھر ہماری طرف جھکنا۔ ہم سے التجائیں کرنا اور ہم سے فتح مانگنا۔ فرمایا پھر انہوں نے ہم سے فتح مانگی اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو غالب کر دیا۔ یا ان قوموں کو غالب کر دیا جن کا ذکر بیان کیا جارہا ہے۔ یہ ہے خلاصہ ان آیات کے ترجمہ کا جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں۔

اب میں آیات کو الگ الگ لے کر ان کے متعلق کچھ تفصیل بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اے وہ لوگو جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے پر نکلے ہو، اے تکبر اور نخوت سے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے"
(کشتی نوح)

پیشکش: گلوب مینوفیکچررز ۲ے رابندرا سرانی کلکتہ ۷۳۰۰۰
فون: 21-0441
گرام: GLOBEXPORT

کام لینے والو اور آسے اِبا کرنے والو! کیا تمہیں ان قوموں کی خبریں نہیں پہنچیں جو قوم نوحؑ تھی اور قوم عاد تھی اور قوم ثمود تھی اور ان قوموں کی بھی جو اُن کے بعد میں آنے والی تھیں، ان کی تعداد کا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو علم نہیں۔ لیکن

یہ ایک حقیقت ہے

کہ ان سب کے پاس اللہ تعالیٰ کے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آئے فَرَدُّوْٓا اَیْدِیَھُمْ فِیْٓ اَفْوَاھِھِمْ لیکن انہوں نے رسولوں کے پیغام کو رد کر دیا۔ رَدُّوْٓا اَیْدِیَھُمْ فِیْٓ اَفْوَاھِھِمْ کا محاورہ عربی میں انکار کرنے اور کسی بات کو رد کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ لیکن ہر موقع اور محل پر یہ محاورہ اطلاق نہیں پاتا بلکہ ایک خاص قسم کی صورتِ حال کے لئے یہ طرزِ بیان اختیار کی جاتی ہے۔

کسی پیغام کو رد کرنے والے مختلف قسم کے لوگ ہو سکتے ہیں۔ کچھ وہ جو بڑے ادب اور احترام کے ساتھ معذرت کرتے ہوئے رد کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ کا پیغام سر آنکھوں پر لیکن ہمیں استطاعت نہیں۔ ہمیں توفیق نہیں۔ ہم مجبور ہیں اس لئے ہمیں چھوڑ دو۔ کچھ وہ ہیں جو برابری پر رد کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ٹھیک ہے ہم نے تمہارا پیغام سُن لیا ہے لیکن ہم اس کو قبول نہیں کر سکتے۔ کچھ وہ ہیں جو تکبر اور نخوت کے ساتھ رد کرتے ہیں۔ یہ محاورہ اُن کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کا ایسا پیارا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ تکبر کرنے والوں میں سے بھی وہ جو انتہا کے متکبر ہیں۔ رَدُّوْٓا اَیْدِیَھُمْ فِیْٓ اَفْوَاھِھِمْ کا مطلب یہ ہے کہ بات سُن رہے ہیں اور انگلیاں منہ میں دانتوں تلے دبائی ہوئی ہیں۔ اس تکبر کے اظہار کے لئے کہ ہاں تم کہتے چلے جاؤ۔ ہم تو تمہیں اس لائق ہی نہیں سمجھتے کہ تمہارے جواب میں دو حرف ہی کہہ دیں۔ منہ سے انگلی نکالنے کی توفیق نہیں پاتے اور یہ

اظہارِ تکبر کا ایک عجیب ذریعہ

ہے جس کو ہم آج تک دنیا میں رائج دیکھتے ہیں۔ انسان ایک ذلیل سی چیز کو اُوپر سے نیچے کی طرف بڑی حقارت سے دیکھ رہا ہے۔ جیسے زمین کا کوئی کیڑا ہو۔ اور انگلیاں دانتوں تلے دبائی ہوئی ہیں۔ اور کہتا ہے ٹھیک ہے جو تم نے کہنا ہے وہ کہہ لو۔ اور اس تذلیل کے بعد جو اپنی طرف سے انہوں نے کر لی پھر آخر پر یہ نتیجہ نکالتے ہیں اِنَّا کَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِہٖ ہم کھلا کھلا انکار کرتے ہیں اُس چیز کا جو تمہارے پاس بھیجی گئی ہے۔ یا جس چیز کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو۔ وَاِنَّا لَفِیْ شَکٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَیْہِ مُرِیْبٍ اور ہم اس بات میں شک کرتے ہیں جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو۔ ہم بہت ہی شک کرنے والے ہیں اس لئے اس گفتگو کو چھوڑ دو۔

یہ وہ نہایت ہی متکبرانہ طرزِ عمل ہے جو قرآن کریم کے مطابق آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قبل کے انبیاء سے لوگوں نے اختیار کیا۔ مخاطب اوّل طور پر کفارِ مکہ ہیں۔ اور مراد وہ سارے لوگ ہیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انکار کرنے والے تھے یا آئندہ آنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھو! یہ پہلے بھی ہو چکا ہے تم بڑی حقارت سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیغام کو دیکھ رہے ہو اور تکبر کے سارے ذرائع اختیار کر رہے ہو۔ تم سمجھتے ہو تم بڑی بڑی قومیں ہو۔ اور بڑی عظمتوں کے مالک ہو۔ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو لوگ حقیقی ایمان لانے والے اور سچے مومنین اور آپؐ سے پیار کرنے والے ہیں وہ تمہارے مقابل پر تعداد میں ایک معمولی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو اس تکبر سے تم باتیں نہ کرتے۔ لیکن ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ اس سے پہلے یہ واقعات رُونما ہو چکے ہیں۔ تم نئے نہیں ہو۔ اور اس سے پہلے ان قوموں کے انجام بھی گزر چکے ہیں جنہوں نے اپنے وقت کے نبی کا انکار کیا۔ لیکن جہاں تک ان کمزوروں اور غریبوں اور نہتوں کا تعلق ہے جن کے ساتھ یہ تذلیل کا سلوک کیا گیا ان کا جواب بالکل اور تھا۔ انہوں نے غصہ نہیں کیا۔ انہوں نے نفرت نہیں کی۔ انہوں نے مقابل پر سختی کا سختی سے جواب نہیں دیا۔ بلکہ سیدھی سادی اور صاف باتیں کہیں اور قولِ سدید سے کہیں کہ

ان رسولوں نے جو مختلف قوموں کی طرف بھیجے گئے قرآن کریم کے مطابق انہوں نے لوگوں سے یہ کہا اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ، تم عجیب باتیں کرتے ہو

ہم تو تمہیں خدا کی طرف بلا رہے ہیں

ہم اپنی طرف تو تمہیں نہیں بلا رہے۔ ہم تو اُن نیکیوں کی طرف بلا رہے ہیں جو خدا کی ذات سے وابستہ ہیں۔ اور اُن نیک کاموں کی طرف بلا رہے ہیں جو ہمیشہ سے خدا والے کرتے چلے آئے ہیں۔ ہم تمہیں ایسا کوئی کام نہیں بتاتے جو خدا کے سوا کسی اور وجود کی طرف منسوب ہو سکتا ہو۔ ہماری تعلیم بتاتی ہے کہ ہم تمہیں اللہ کی طرف بلا رہے ہیں۔ جب تم یہ کہتے ہو کہ ہم شک کرتے ہیں تو کیا خدا کی ذات میں شک کرتے ہو، کیا اُن نیکیوں میں شک کرتے ہو جن کی طرف ہم تمہیں بلا رہے ہیں۔ ہم تمہیں اُس خدا کی طرف بلا رہے ہیں جس نے آسمانوں کو بھی پیدا کیا اور زمین کو بھی پیدا کیا۔ وہ تمہیں بلاتا ہے ہم نہیں بلاتے۔ اور وہ بلاتا ہے اس غرض سے کہ تمہاری بخشش فرمائے۔

اس میں یہ بھی بیان فرما دیا کہ جس وقت رسول آتے ہیں اور قوم کو خدا کی طرف بلاتے ہیں، وہ انتہائی گنہگار ہو چکی ہوتی ہے۔ ہر قسم کے گناہوں میں ملوث ہو چکی ہوتی ہے اور سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اُن پر رجوع فرمائے اور غیر معمولی فضل نازل فرمائے ایسی قوم کی نجات کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔

پس انبیاء ان کو سمجھاتے ہیں کہ تم اپنا حال کیوں نہیں دیکھتے۔ تم سر سے پاؤں تک گناہوں اور گندگی میں ملوث ہو چکے ہو۔ خدا تمہیں بلا رہا ہے اس لئے کہ تمہاری مغفرت فرمائے اور تم یہ جواب دے رہے ہو کہ ہم شک کر رہے ہیں۔ ہمیں تعجب ہے کہ تم کیا باتیں کرتے ہو۔

پھر فرمایا وَیُؤَخِّرَکُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ یہ دوسرا پیغام ہے۔ اس میں بہت ہی گہرا انذار ہے۔ اور بہت ہی وسیع انذار ہے۔ جواب میں بظاہر کوئی دھمکی نہیں ہے۔ ایسے حیرت انگیز طریق پر اور ایسی ملائمت کے ساتھ بات کی گئی ہے کہ اس میں سُننے والے کے لئے بظاہر غصہ کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ لیکن آپ اس مضمون پر غور کریں تو اس میں اتنا گہرا انذار ہے کہ صاحبِ عقل اور صاحبِ رُشد انسان کو یہ سُن کر لرز جانا چاہیئے۔ ان رسولوں نے جواب دیا کہ تمہیں بخشش کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ تمہاری بخشش نہ کی گئی تو

تمہاری صف لپیٹ دی جائے گی

اس لئے کہ تم اس انجام کو پہنچ چکے ہو جس کے بعد قومیں زندہ نہیں رکھی جا سکتیں۔ وہ لازماً ہلاک کر دی جاتی ہیں۔ اس لئے خدا تمہیں بلا رہا ہے۔ فرمایا یُؤَخِّرَکُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ یہ تمہیں آخری مہلت ہے تاکہ تمہاری وہ مدت جس تک تم باقی رکھے جا سکتے ہو اس کے آخری کنارے تک تم پہنچ جاؤ۔ نہ یہ کہ پہلے کنارے پر پکڑے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے قوموں کی جو عمریں اور مدتیں مقرر فرمائی ہیں اُن کے متعلق بعض آیات سے یہ پتہ ملتا ہے کہ جب وقت آ جاتا ہے تو نہ ان کو چھوٹا کیا جا سکتا ہے نہ اُن کو لمبا کیا جا سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ آیت اس مضمون کے منافی ہے۔ کیا ان دونوں مضامین میں تضاد ہے۔ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب قوموں کا وقت آ جاتا ہے تو پھر کوئی ڈھیل نہیں دی جاتی۔ نہ ایک لمحہ کے لئے اس وقت کو آگے کیا جا سکتا ہے نہ ایک لمحہ کے لئے پیچھے کھینچا جا سکتا ہے۔ اور یہاں فرماتا ہے وَیُؤَخِّرَکُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی اگر تم خدا کی آواز پر کان دھرو گے اور بخشش کی طرف دوڑے چلے آؤ گے تو اللہ وعدہ کرتا ہے کہ یُؤَخِّرَکُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی تمہاری اجلِ مسمّٰی تک تمہیں آگے بڑھا دے گا۔ معلوم یہ ہوا کہ اجلِ مسمّٰی سے مراد ایک پرلا کنارا بھی ہے۔ اور اجلِ مسمّٰی سے مراد ایک ادھر کا کنارا بھی ہے۔

وہ قومیں جو بیمار ہو جاتی ہیں وہ اپنی مدتِ معینہ کے پہلے کنارے پر ہلاک کی جاتی ہیں۔ اور وہ قومیں جو صحت مند ہوتی ہیں وہ آخر وقت تک عمر پاتی ہیں۔ یہاں تک کہ اجلِ مسمّٰی کا آخری کنارا آ جائے۔ یہی حال ہم انفرادی زندگی میں بھی دیکھتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہر انسان کی زندگی مقرر ہے۔ ہر انسان اجلِ مسمّٰی لے کر آیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ فرمایا جاتا ہے لِکُلِّ دَآءٍ دَوَاءٌ ہر بیماری کی شفا بھی ہے۔ دعائیں بھی مانگو، علاج بھی کرو۔ ہر ممکن کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری زندگی کو لمبا فرما دے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ہر انسان کے لئے INHERENT یعنی ودیعت کی ہوئی کچھ عمر ہے۔ وہ اپنی زندگی کو جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اسی طرح کا جواب

اس کی عمر کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ اگر وہ اپنی عمرِ عزیز کو ضائع کرے گا اور سرکشی سے کام لے گا اور خدا تعالیٰ کے بیان فرمودہ قوانین کے اندر نہیں رہے گا اور اعتداء کرے گا تو وہ مدتِ معینہ جو اس کے لئے مقرر ہے۔ اس سے پہلے کنارے پر وہ پکڑا جائے گا۔ اور اگر اس نے ان سب تقاضوں کو پورا کیا تو پھر وہ آخری مدت تک پہنچایا جائے گا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ مدتِ تعلق

لمبی عمر کا راز

ہے۔ اگر عمر کی تعیین ایک لمحہ ایک ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے تو پھر یہ بات ہی بے معنی ہو جاتی ہے۔ اس سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو فہمِ قرآن عطا فرمایا گیا تھا اس سے آپ نے یہ راز پایا کہ بظاہر عمر مقرر ہے لیکن اس عمر کی دو حدیں مقرر ہیں ایک اولیٰ حد اور ایک آخری حد۔

پس اسی مضمون کو کھولتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو! تم اپنی ذلت اور نکبت اور بد اعمالیوں کی اس مقام کو پہنچ چکے ہو کہ آسمان پر لکھا جا چکا ہے کہ اب تم پکڑے جاؤ گے۔ لیکن یہ تمہارے پکڑے جانے کا پہلا وقت ہے۔ ابھی تمہارے زندہ رہنے کے لئے بہت دن باقی ہیں۔ خدا کی تقدیر اگر چاہے تو تمہاری عمر کو لمبا کر سکتی ہے۔ اس لئے ہم تمہیں بتا رہے ہیں۔ اور ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ خدا کی طرف توجہ کرو۔ وہ چاہتا ہے تم پر رحم فرمائے۔ اور تمہاری عمر بڑھا دے اب یہ اتنی معقول اور اتنی مدلل بات ہے اور اتنے پیارے انداز میں انذار کیا گیا ہے کہ اس کو سننے کے باوجود انہوں نے کہا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا باتیں خدا کی کرتے ہو اور ہو ہماری طرح کے انسان۔ تمہاری حیثیت کیا ہے۔ ہم کوئی فوقیت نہیں دیکھتے جو تمہیں ہم پر حاصل ہو۔ تم فرشتے نہیں۔ تم مافوق البشر طاقتیں لے کر نہیں آئے۔ ہماری طرح کھاتے پیتے ہو۔ ہماری طرح گلیوں میں چلتے پھرتے ہو۔ ہماری طرح بھوک اور پیاس کو مٹانے کے لئے رزق اور پانی کے محتاج ہو۔ ہم پر تمہیں کیا فضیلت حاصل ہے، ناصح بن کر ہم پر اپنی کیا فوقیت جتاتے ہو۔ ایک عام انسان ہو کر خدا کی باتیں کر کے خدا کی طرف سے ہمیں پیغام دینے لگ گئے ہو۔ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا کَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ہم تمہاری اس حرکت کو سمجھتے ہیں۔ سوائے اس کے تمہارا اور کوئی مقصد نہیں کہ تم اس مذہب کو تبدیل کر دو جو ہمارے آباؤ اجداد کا تھا اور یہ اشتعال انگیز باتیں ہیں، ہم ان کو برداشت نہیں کریں گے۔ فَاْتُوْا بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ اب ہم نے بات کھول دی ہے۔ اب کوئی معین دلیل لاؤ جو اس کے خلاف ہو۔ انہوں نے ہی

دھمکی کے جواب میں دھمکی

دی لیکن جیسے پہلی ہی دھمکی پہلے دی ہوئی ہے یہ بھی ویسی دھمکی اب ہے جو آگے جا کر کھل جائے گی چنانچہ انہوں نے کہا۔ اچھا! تم خدا کی طرف سے ہمیں انذار کرتے ہو، خدا تو پتہ نہیں ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو کہاں ہے۔ ہم تو تمہارے سامنے موجود ہیں۔ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ہم تمہاری نیتوں کو سمجھ گئے ہیں۔ اور تمہاری شرارت کو پہچان گئے ہیں۔ تمہارا مقصد یہ ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد جھوٹے تھے۔ تم ان کو گالیاں دیتے ہو۔ تم یہ جو کہتے ہو کہ ان کے رستہ سے ہٹ جاؤ تو گویا یہ بتانا چاہتے ہو کہ ہمارے بزرگ جھوٹے اور بدکردار تھے۔ اور ہم نے ان کا جو رستہ اختیار کیا ہے وہ غلط ہے۔ اگر ہم یہ غلط بات کرتے ہیں تو اس کے مقابل پر کوئی دلیل لاؤ۔ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کیسا صاف، سادہ اور پاکیزہ جواب دیا ہے رسولوں نے کوئی غصہ نہیں کیا۔ فرمایا ہاں ٹھیک ہی تو ہے۔ ہم تمہاری ہی طرح کے انسان ہیں۔ ہم میں اور تم میں بشریت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اپنے انعام کے لئے چن لیتا ہے اور جن بندوں پر اللہ انعام فرماتا ہے ان میں اور عام بندوں میں فرق پڑ جاتا ہے۔ بظاہر بشریت کے لحاظ سے ہم ایک ہیں۔ اور ایک ہی مقام پر فائز ہیں لیکن

ایک بہت بڑا فرق

یہ ہے کہ اللہ ہم پر رحمتیں نازل فرما رہا ہے۔ لیکن تم اللہ کی رحمتوں سے محروم ہو رہے ہو۔

ان دو قسم کے بشروں میں تو بہت ہی بڑا فرق ہے۔ بحیثیت بشر کے ذاتی طور پر ہم میں یہ طاقت نہیں ہے اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ کہ ہم تمہارے مقابل پر کوئی دلیل پیش کریں جو تم پر غالب آجائے۔ سُلْطَان ایسی دلیل اور حجت اور برہان کو کہتے ہیں جو دوسرے کو مغلوب کر دے۔ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ ہاں جب اللہ چاہے گا تو وہ ضرور ایسے سلطان دے گا جو تمہیں مغلوب کر دیں گے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ اور مومن تو اللہ پر ہی توکل کیا کرتے ہیں۔

باتوں کے پردہ میں، پھر وہی طرزِ گفتگو چل رہی ہے بڑی ملائمت کے ساتھ مخفی انذار بھی ہو رہا ہے۔ رسول فرماتے ہیں تم ہم سے کس دلیل کی توقع رکھتے ہو۔ ہم تو تمہیں بتا چکے ہیں کہ پہلے بھی انبیاء آتے رہے ہیں۔ جب بھی اور جس نے بھی ان کا انکار کیا وہ ہلاک ہوگیا۔ فرمایا غلبہ کی یہ دلیل اگر تم چاہتے ہو تو وہ تو ہمارے بس میں نہیں ہے۔ کیوں نہیں ہے۔ تم خود ہی کہہ چکے ہو کہ ہم تمہاری طرح کے بشر ہیں۔ تو پھر ہم سے کیا توقع رکھ سکتے ہو کہ ہم تم پر غالب آجائیں گے۔ ہم تو غالب آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ تمہاری طرح کے بشر ہیں۔ اور تعداد میں کمزور اور اپنے جتھے میں کمزور ہیں۔ تمہارے مقابل پر ہماری تو کوئی حیثیت ہی نہیں۔ ہم سے کیا مانگتے ہو۔ جو ہستی

غلبہ کی دلیل

دے سکتی ہے اس کے تم منکر ہو رہے ہو۔ اس لئے تم سے مزید گفتگو چل نہیں سکتی۔ اگر تم یہ تسلیم کر لیتے کہ ہم خدا کی طرف سے باتیں کرتے ہیں تو تمہارا یہ مطالبہ برحق تھا کہ سلطان مبین لے کر آؤ تم تو مان ہی نہیں رہے کہ ہم خدا کی طرف سے ہیں۔ اور جو تم ہمارے متعلق مانتے ہو ہم بھی اپنے متعلق مانتے ہیں کہ ہم بھی تمہاری طرح کے بشر ہیں۔ بشریت کے لحاظ سے تم پر کوئی فوقیت نہیں رکھتے۔ اس لئے تمہارا ہم سے یہ مطالبہ نہایت ہی غیر معقول ہے کہ تم بشر ہوتے ہوئے اور کمزور ہوتے ہوئے ہمارے خلاف غلبہ کی دلیل لے کر آؤ۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ اللہ سے ہم جانتے ہیں کہ اس نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس نے ہمیں انذار کے لئے بھجوایا ہے۔ اس لئے عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۔ توکل کرنے والے ہمیشہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور اس پر بات کو چھوڑ دیتے ہیں۔

ابھی مناظرہ چل رہا ہے۔ ابھی گفتگو جاری ہے۔ انبیاء اپنی قوم کے لوگوں سے کہتے ہیں کہ تمہاری بات تو ختم ہو گئی۔ آگے نہیں بڑھ سکتی۔ ہم نے تو تمہیں اس کا خوب ٹھوس جواب دے دیا ہے۔ لیکن ہماری بات ابھی جاری ہے۔ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اللہ پر توکل نہ کریں۔ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا جب کہ وہ ہمیں ہدایت دے چکا ہے انہوں نے اتنے یقین کے مقام پر فائز ہو کر بات کی ہے کہ جب تک کسی نے کچھ پا نہ لیا ہو اس قسم کا کلام اس کے منہ سے نہیں نکل سکتا۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے پاس ایک دہریہ آیا۔ یہ قادیان کی بات ہے۔ مسجد مبارک میں نماز کے بعد مجلس ارشاد لگی ہوئی تھی۔ اس نے بیٹھ کر خدا کی ہستی کے خلاف چند دلائل دینے شروع کر دیئے۔ وہ دلائل دیتا رہا اور حضرت صاحب مسکراتے رہے۔ جب اس نے بات ختم کی تو آپ رضؓ نے فرمایا کہ مجھے تو تم پر ہنسی آرہی ہے۔ تم مجھے یہ دلیل دے رہے ہو کہ خدا کی ہستی نہیں ہے۔ حالانکہ وہ ہستی مجھ سے کلام کرتی ہے۔ مجھ سے پیار اور محبت کا سلوک کرتی ہے اور بارہا مجھ پر ظاہر ہو چکی ہے۔ اور تم باہر بیٹھے مجھے پیغام دینے آئے ہو کہ وہ ہستی موجود نہیں۔ کیسی بے وقوفی والی بات ہے۔

یہ بالکل وہی طرزِ استدلال ہے جو انبیاء اختیار کرتے رہے ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ حضرت مصلح موعود رضؓ نے وہی طرزِ استدلال اختیار کی جو انبیاء اختیار کرتے چلے آئے ہیں۔ قرآن کریم کے مطابق

خدا رسیدہ لوگ کہتے ہیں

کہ ہم اللہ پر توکل کیوں نہ کریں۔ انسان ہمیشہ اُس چیز پر توکل کیا کرتا ہے جس پر کامل یقین ہو۔ تم تو کہتے ہو ہمیں شک ہے اس لئے تمہارے لئے توکل کا کوئی سوال ہی نہیں۔ ہمیں تو خدا تعالیٰ سے ہدایت مل چکی ہے۔ ہم سے تو خدا کلام فرماتا ہے۔ ہم پر تو رحمتیں نازل فرما رہا ہے۔ اتنے پیار کرنے والے اور ایسے باوفا خدا پر ہم توکل نہ کریں تو ہم بڑے ہی ظالم لوگ ہوں گے۔ ہم نہ صرف یہ کہ اس پر توکل کریں گے بلکہ توکل کا ثبوت اپنے صبر سے دیں گے۔ زبانی توکل کرنا اور چیز ہے، لیکن دُکھوں کی زندگی قبول کر لینا جب کہ انسان اس زندگی سے بچ بھی سکتا ہے۔ یہ ہے صحیح توکل۔

پس اس دلیل کو کتنا مضبوط کر دیا جب فرمایا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَآ اٰذَیْتُمُوْنَا خدا کی قسم ہم صبر کریں گے اس ظلم پر اور اس دُکھ پر جو تم ہمیں دو گے۔ اور دیتے چلے جا رہے ہو۔ تم نے جتنے مصائب ہم پر توڑے ہیں، چونکہ ہمارا معاملہ خدا کے ساتھ ہے اور ہم خدا کی طرف دیکھ رہے ہیں اس لئے ہم صبر کریں گے۔ اور اس سے زیادہ کوئی اور دلیل نہیں دی جا سکتی۔ اس بات کے حق میں کہ ہم خدا پر توکل کرنے والے ہیں۔ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیں گے۔ بلکہ اللہ کے قانون کو جاری ہونے دیں گے۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ ضرور جاری ہوگا۔ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ۔ اور ہاں ہم پھر اعلان کرتے ہیں کہ جو لوگ توکل کرنے والے ہوتے ہیں وہ

اللہ کی ذات پر توکّل

کیا کرتے ہیں۔

یہ بات سن کر وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا تھا۔ قرآن کریم کے مطابق اُن پر پے در پے ایسے واقعات رُونما ہوئے کہ وہ تاریخ کا حصہ بن گئے۔ چنانچہ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہم تمہیں ان سارے واقعات کا خلاصہ سُنا رہے ہیں اور ایک ایسی تاریخ بتا رہے ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام کے وقت سے جاری ہے اور ان نبیوں انبیاء علیہم السلام کے وقت میں بھی جاری رہی جن کے ہم نے نام لئے ہیں اور پھر بے شمار ایسے انبیاء کے وقت میں بھی اسی طرح جاری رہی جن کے ناموں کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جب بھی انہوں نے یہ کہا تو مقابل پر یہ کہا گیا۔ انہوں نے یہ کہا تو مقابل پر یہ کہا گیا۔

غرض یہ باتیں سننے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر منکرین کی قوم نے اپنے رسولوں سے کہا اچھا! توکل کرتے ہو اپنے رب پر تو پھر تو تمہارا علاج آسان ہے۔ تم تو ہمارے قبضۂ قدرت میں ہو۔ لَنُخْرِجَنَّکُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ ہم تمہیں اپنے وطن سے نکال دیں گے۔ گویا کہ اُن کو وطنیت کے حق سے ہی محروم کر دیا۔ جس زمین میں وہ پلے جس زمین کا انہوں نے پانی پیا اس زمین سے رزق حاصل کیا، اسی شہر اسی جگہ کے وہ لوگ متوطن تھے۔ لیکن قوم مقابل پر تکبر کی انتہا کر دیتی ہے کہتی ہے ہمارا ملک ہے تمہارا تو نہیں اور ہم اختیار رکھتے ہیں کہ تمہیں اس زمین سے نکال دیں۔ خدا کے رسول اس کا کوئی جواب نہیں دیتے۔ خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ اور پیشتر اس کے کہ وہ جواب دیں اللہ تعالیٰ آسمان سے اُن پر وحی نازل فرماتا ہے، لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ تمہیں ہرگز کسی معاملہ میں دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی ہاتھ ہلانے کی ضرورت نہیں، ہم ظالموں کو ہلاک کریں گے۔

اُن کو آسمان سے آواز سنائی دیتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، یہ کس زمین کے مالک بنا بیٹھے ہیں۔ وطن کس کے ہیں۔ خدا کے سوا کسی کے وطن نہیں ہیں۔ اور خدا کے سوا کسی کی زمین نہیں ہے۔

انبیاء سے مخالفین کہتے ہیں ہم تمہیں اس زمین سے نکال دیں گے۔ لیکن خدا کہتا ہے ہم آسمان سے تمہیں خوشخبری دیتے ہیں وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یہ لوگ تو قصۂ ماضی بن چکے ہیں۔ یہ تو کہانیاں بن جانے والے ہیں۔ اُن کے بعد ہم تمہیں ان زمینوں کا وارث بنائیں گے۔ جن سے نکالنے کا یہ دعویٰ کر رہے ہیں۔ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ یہ شاندار مستقبل اس قوم کا ہے جو میرے مقام کا خوف رکھتی ہے اور میرے وعید سے نصیحت پکڑتی ہے اور استفادہ کرتی ہے۔ اور ان باتوں سے ڈرتی ہے جن باتوں سے میں ڈرایا کرتا ہوں۔

جب خدا تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ اُن قوموں کو یہ پیغام دیا اور یہ جاری و ساری پیغام ہے، یہ ایسی کہانیاں ہیں جو ہمیشہ دُہرائی جاتی رہی ہیں۔ اور دُہرائی جائیں گی۔ دُنیا اِن کہانیوں میں ایک بھی استثناء نہیں دیکھے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، رسولوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے گفتگو بند کر دی۔ وَاسْتَفْتَحُوْا اور عرض کیا کہ اے اللہ فتح تو تیرے ہاتھ میں ہے۔ ہم نے تجھ پر توکل کیا تھا۔ تیرا بے انتہا احسان اور کرم ہے کہ پیشتر اس کے کہ ہم دُعا کرتے تو اپنے فضل سے ہم پر رجوع برحمت ہوا اور تو نے آسمان سے ہمیں خوشخبریاں دینا شروع کر دیں۔ پس ہم تجھ سے ہی فتح مانگتے ہیں۔ چنانچہ یہ کہتے ہوئے انہوں نے اپنے رب سے فتح مانگی وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ اور ہر وہ شخص جس نے تکبر اختیار کیا تھا اور جبر اختیار کیا تھا ہر سرکش اور حق کا دشمن ناکام و نامراد رہا۔

قرآن کریم کا یہ وہ طرزِ بیان ہے جس کا میں نے ذکر کیا تھا کتنا

حیرت انگیز نصیحت کا طریق

ہے۔ کیسا پیارا انداز ہے اور کتنا یقین سے پُر ہے۔ کتنا قطعی اور اٹل ہے۔ اس تقدیر میں جو خدا نے بیان کی ہے نہ پہلے کبھی کوئی تبدیلی ہوئی ہے اور نہ اب کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے۔

پس وہ لوگ جو ہمیشہ خدا کے نام پر کھڑے ہوں گے اُن کے لئے اُن رستوں کے سوا اور کوئی رستہ نہیں ہے اس لئے ان کو لازماً صبر کرنا پڑے گا۔ اور لازماً خدا کی خاطر دُکھوں کو برداشت کرنا ہوگا۔ اور استقامت دکھانی ہوگی۔ اور خدائے حیّ و قیوم پر توکل بھی کرنا ہوگا۔ اور لوگوں کو بتانا ہوگا کہ ہم خدا پر توکل کرتے ہوئے صبر کر رہے ہیں۔ تب ہمیشہ ایسی قوموں پر خدا کی وہ تقدیر بھی لازماً ظاہر ہوگی جس کا ان آیات میں ذکر کیا گیا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے جو خدا کی راہ میں حائل ہو سکے۔ جب وہ فیصلہ فرماتا ہے کسی قوم کو فتح دینے کا تو لازماً وہ فتح پاتی ہے۔ اور جب وہ فیصلہ فرماتا ہے کسی قوم کو ہلاک کرنے کا تو لازماً وہ ہلاک کی جاتی ہے اور قصۂ کہانی بنا دی جاتی ہے۔"

(منقول از الفضل ۲ر اکتوبر ۱۹۸۳ء)

اظہارِ تشکّر اور درخواستِ دُعا

مکرم و محترم چوہدری منیر احمد نواز صاحب لاہور کا اپنڈے سائیٹس اور ہرنیا کا بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۲۳/۲۴ اکتوبر کو ہر لحاظ سے کامیاب اپریشن ہوا ہے اور اب موصوف بفضل اللہ روبصحت ہیں۔ الحمد للہ۔ اس خوشی میں انہوں نے بطور شکرانہ مبلغ -/۸۵ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ خیراً۔ قارئین سے ان کی مکمل صحت یابی، درازیٔ عمر اور رضائے باری تعالیٰ والی زندگی عطا ہونے کے لئے دُعا کی التجا ہے۔ خاکسار: عبد المالک نمائندہ تشحیذ الاذہان لاہور۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِر

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیے!!

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر:- ۶۱۶۰۹۹

قسط اوّل

خلافتِ ثالثہ کی تحریکات و برکات

تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۲ء

خلافتِ ثالثہ کا قیام خدائی بشارتوں کے تحت ہوا۔ سب سے پہلا خدا تعالیٰ کا تائیدی ہاتھ جو اس خلافت کے شاملِ حال ہوا۔ وہ اس خلافت پر جماعت کا اجماع ہے۔ جو اس خلافت کے بابرکت ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ دوسرے خلافت ثالثہ ہونے کے اعتبار سے اس خلافت کا تعلق قرآن مجید اور اس کے علم کی اشاعت سے بہت گہرا ہونا ضروری تھا۔ جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں قرآن مجید کی ترویج و اشاعت کا خاص اہتمام ہوا تھا۔ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مبر پر آرائے مسندِ خلافت ہونے کے بعد خدا تعالیٰ کی جناب میں ملتجی ہوئے کہ خدایا اس عظیم ذمہ داری کو کما حقہٗ نبھانا تیری خاص تائید و نصرت کے بغیر ممکن نہیں تو اپنے بندے کی خود دستگیری فرما خدا تعالیٰ نے ان عظیم منصوبوں کے پیشِ نظر جن کو مولیٰ کریم آپ کے ہاتھوں سے جاری کروانا چاہتا تھا۔ آپ کو بشارت دی کہ

"میں تینوں اینّاں دیاں گا کہ توں رج جائیں گا" یعنی میں تجھے اتنا دوں گا کہ سیر ہو جائیگا۔ گویا ابتدائی مرحلہ پر ہی خدا تعالیٰ نے اس ذمہ داری کے بار کو ہلکا کرنے کی آپ کو تسکین بخش خوشخبری عطا فرمائی جس نے آپ کا حوصلہ بلند کر دیا۔ چنانچہ اس کے بعد آپ نے جماعت کو بڑی بڑی تحریکیں فرمائیں۔ مگر جہاں تک اموال کا تعلق تھا آپ فکر مند نہیں ہوئے۔ بلکہ مطمئن رہے کہ مولیٰ کریم ہر گام پر اپنے وعدہ کو پورا فرمائے گا۔ اور کسی مہم میں مالی روک پیدا ہونے نہیں دے گا۔ یہ سراسر خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ آپ کا دورِ خلافت مالی لحاظ سے برکتوں سے معمور رہا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

"میں نے منصب خلافت پر آنے کے بعد دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے شمار روپیہ نیک کاموں پر خرچ کرنے کے لئے آپ کا پس خوردہ موجود ہے اور سلسلہ کو مالی لحاظ سے کوئی کمی نہیں اور کوئی کمی خدا کے فضل سے نہیں ہوگی۔" انشاء اللہ تعالیٰ۔

(بدر ۱۹ اگست ۱۹۸۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اس اخص تائید و نصرت الٰہی کے بارہ میں فرماتے ہیں

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ اکیلا میرے تمام کاموں کے لئے کافی رہا۔"

الفضل ۲۵ نومبر ۱۹۸۰ء)

اپنے دورِ خلافت میں یوں تو حضور نے متعدد تحریکیں فرمائی ہیں اور ہر تحریک خدا تعالیٰ کے فضل سے بے حد کامیاب ثابت ہوئی۔ ازاں جملہ صرف چند بڑی بڑی تحریکات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) تعلیم القرآن۔ وقف عارضی اور مجلس موصیان کے قیام کی تحریک :-

گو یہ تین تحریکات ہیں۔ مگر ان تینوں کا منبع ایک ہی ہے۔ مندرجہ ذیل دو تحریکات کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے کشفی طور پر حضور کو ایک عظیم خوش خبری دی جسے ۵ اگست ۱۹۶۶ء کو حضور نے خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا کہ حضور نے عالم بیداری میں دیکھا کہ جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے۔ اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا اور اس نے زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ڈھانک لیا۔ پھر حضور نے دیکھا کہ جیسے اس نور کا ایک حصہ جمع ہو رہا ہے۔ اور اس حصہ نے الفاظ کا جامہ پہنا اور ایک پُر شوکت آواز فضا میں گونجی جو اس نور سے بنی ہوئی تھی۔ اور وہ "بُشریٰ لکُم" کی آواز تھی۔ یہ ایک عظیم بشارت تھی خدا تعالیٰ نے خود ہی اس کی تفہیم سے بھی حضور کو نواز اور بتایا کہ جو نور حضور نے اس دن دیکھا تھا وہ قرآنی نور ہے جو کہ تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے تحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالے گا۔ اور انوارِ قرآنی اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے جس طرح حضور نے کشفی طور پر اُسے زمین پر محیط ہوتے دیکھا تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

۱۹۶۶ء میں حضور نے فرمایا :-

"آئندہ پچیس تیس سال میں دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہونے والا ہے۔ اور وہ دن قریب ہیں جب دنیا کے بہت سے ممالک کی اکثریت اسلام کو قبول کر چکی ہوگی دنیا کی سب طاقتیں اور ملک اس آنے والے روحانی انقلاب میں روک نہیں بن سکتے۔"

اس آنے والے انقلاب کا تقاضا ہے کہ جماعت ہر طرح اس کے لئے تیار ہو چنانچہ مندرجہ بالا منصوبہ کے تحت حضور نے پہلے قرآن مجید ناظرہ کے بارہ میں زور دیا کہ دو تین سال کے اندر ہمارا کوئی بچہ ایسا نہ رہے جسے قرآن مجید ناظرہ نہ آتا ہو۔ اس کے بعد ترجمہ سکھانے کی بھی تلقین فرمائی۔

(بدر ۲ مارچ ۱۹۶۶ء)

ہر موصی کے لئے ضروری قرار دیا کہ وہ قرآن مجید پڑھنا جانتا ہو۔ ترجمہ جانتا ہو نیز مجلس موصیان کی ذمہ داری لگادی کہ وہ ۵ ہزار (عارضی واقف) مہیا کرے اور اس کام کو مزید بہتر بنانے کے لئے Short Courses کے ذریعہ معلمین و مربی تیار کرنے کی بھی تلقین فرمائی۔ اور بڑے مربیوں کے ساتھ ایسے معلمین کو رکھکر اس منصوبہ کو وسیع تر کرنے کی رہنمائی فرمائی۔ اسی کے بعد انصار، خدام اور لجنات کو بھی اس تحریک پر عملی جامہ پہنانے کی طرف توجہ دلائی۔

(بدر ۱۷ اپریل ۱۹۶۹ء)

ایسے قرآنی تعلیم دینے والے افراد کی تعداد میں اضافہ کرنے اور اس تنظیم میں مزید استحکام پیدا کرنے کے لئے ریٹائرڈ افراد کو بھی خدمتِ سلسلہ کے لئے اپنے اوقات دینے نیز مربیان و عہدیداران کو وقف عارضی میں خود شامل ہونے اور دوسروں کو شامل کرنے کے بارہ میں بھی توجہ دلائی (جلسہ ۶۸ء) اور فرمایا تعلیم القرآن ناظرہ۔ ترجمہ و تفسیر کے لئے تعلیمی مدت ۶ ماہ سے بڑھا کر ۱½ سال مقرر کی جاتی ہے۔

(بدر ۱۷ جولائی ۱۹۶۹ء)

موصیان کو حضور نے تحریک فرمائی کہ

جہاں بھی تم رہتے ہو۔۔۔۔ مثلاً راولپنڈی۔ لاہور۔۔۔۔ اس میں کوئی شخص ایسا نہ رہے جسے قرآن آنا چاہیے تھا۔ لیکن اسے پڑھنا نہیں آتا۔"

(بدر ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ء)

حضور نے اپنے خطبہ جمعہ ۷ جنوری ۱۹۸۳ء میں مجلس انصار اللہ کو تحریک فرمائی کہ آئندہ ۱۴ سال کا زمانہ میرے نزدیک تربیت پر بہت زور دینے کا زمانہ ہے جس میں ہزاروں ہزار احمدیوں کو تربیت یافتہ ہونا چاہیئے۔ مجلس انصار اللہ تربیت کا ایک جامع پروگرام بنائے اور ہر احمدی فرد کو معرفت کے مقام پر کھڑا کرنے کی کوشش کرے۔ پھر جماعتی زندگی کے نئے موڑ پر فرمایا۔ آئندہ دس سال کے اندر اندر تعلیمی نصاب کی تکمیل کے علاوہ ہر بچہ کم از کم میٹرک پاس کرے اور ہر احمدی اسلامی اخلاق کی حسین تعلیم پر قائم ہو۔

(بدر ۱۵ نومبر ۱۹۸۰ء)

پھر مکرر تلقین فرمائی کہ جماعتی زندگی کے ۱۰۰ سال پورے ہونے تک عمر کے لحاظ سے جماعت کا ہر بچہ یسرنا القرآن پڑھنے والا ہو۔ پھر ترجمہ سیکھے اور پھر تفسیر پڑھنے کی طرف متوجہ ہو۔"

(بدر ۱۰ ستمبر ۱۹۸۱ء)

حضور کی یہ تحریکات وعدۂ الٰہی کے مطابق قرآنی انوار پھیلانے میں بہت کامیاب اور بابرکت ثابت ہوئیں۔ چنانچہ وقفِ عارضی کے تحت کام کرنے والے واقفین اور واقفات کے اعداد و شمار بتاتے ہوئے فرمایا۔

"اس سال ۷۱۶ بھائیوں اور بہنوں نے وقفِ عارضی کے لئے نام پیش کئے اور ۱۹۶۶ء سے لیکر اب تک ۲۳ ہزار ۹ سو ۷۰ واقفین اور واقفات اس میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں"۔ اس منصوبہ کے بارے میں حضور نے فرمایا تھا کہ تعلیمی منصوبہ کی بنیاد و انتہا قرآن کا علم سیکھنے پر ہے۔ سالہا سال تک ہزاروں واقفین و واقفات کے ذریعہ ایسے مبارک کام کا انجام پانا اور اس کا مسلسل جاری رہنا یقیناً اس تحریک کے بے حد کامیاب و مبارک ہونے کی علامت ہے۔

(۲)۔ تحریک فضلِ عمر فاؤنڈیشن :-

حضرت مصلح موعودؓ کی جدائی کا الم جماعت کے لئے معمولی صدمہ نہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے جماعت کے غم کو ہلکا کرنے کی آسمانی تدبیر فرمائی اور وقت کے

تقاضے کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو شکر گذاری سکھانے کے لئے شوریٰ کے موقعہ پر جماعت کے سامنے فضل عمر فاؤنڈیشن کی سکیم رکھتے ہوئے فرمایا۔

"فضل عمر فاؤنڈیشن میں حصہ اپنا دراصل حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی محبت کا عملی اظہار ہے"۔

چنانچہ ۵۳ لاکھ روپے اس فنڈ میں جمع ہو چکے ہیں اور جو کام اس فنڈ کے ذریعہ انجام پا رہے ہیں۔ اُن کی تفصیل الفضل میں شائع ہو چکی ہے جو حسب ذیل ہے۔

اس فنڈ کی اصل رقم محفوظ رکھی جائے۔ اس کے منافع سے حضرت مصلح موعودؓ کے جملہ خطبات۔ غیر مطبوعہ تقاریر اور ملفوظات کی مکمل تدوین کا انتظام کیا جائے۔ پہلے خطبات عیدین شائع کئے جائیں۔ اُس کے بعد خطبات نکاح پھر خطبات جمعہ اس کے بعد دیگر تقاریر ملفوظات۔ خطبات اور تقاریر کی جلدیں کم از کم پانچ پانچ سو صفحات کی ہوں۔ حضور رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات کو بطور مؤلف مکرم سیف الرحمٰن صاحب ترتیب دیں۔ اُن کے ساتھ بورڈ آف ایڈیٹوریل بھی مقرر کیا گیا (بعد میں یہ ذمہ داری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو منصب خلافت پر فائز ہونے سے قبل سونپی گئی اور اس کی پہلی جلد آپ ہی کے ذریعہ شائع ہو چکی ہے)

عمدہ کتب و تحقیقی مضامین پر مشتمل رسائل لکھے جائیں۔ جامع لائبریری قائم کی جائے ذہین طلباء کو تعلیم دلائی جائے وغیرہ اس کے بفضلہ تعالیٰ معتدبہ مقاصد تکمیل پا چکے ہیں۔ اور دیگر کام تدریجاً تکمیل پا رہے ہیں۔

(۳) نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک:۔

فرمایا۔

"گیمبیا میں مجھے اللہ تعالیٰ کا منشاء معلوم ہوا کہ کم از کم ایک لاکھ پاؤنڈ یہاں خرچ کرو۔ مغربی افریقہ کے ممالک میں نئے سکول اور طبی مرکز کھولنے کے لئے"

(جولائی ۱۹۷۰ء)

فرمایا:۔

"اس سکیم کے تحت افریقہ میں ۱۷ ہسپتال اور ۱۰ سکول قائم کئے گئے ہیں۔ نصرت جہاں ہسپتالوں میں اب تک ۲۱ لاکھ ۲ ہزار ایک سو بیاسی مریضوں کا علاج کیا گیا ہے ان میں سے ایک لاکھ ۳۰ ہزار آٹھ سو ۸۲ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا ہے ان مریضوں میں ۲۵ ہزار سات سو اکہتر کے اپریشن کئے گئے ہیں

ان کاموں میں مزید توسیع کا بھی حضور نے ذکر فرمایا گویا خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک سراسر جماعت کے لئے خیر و برکت کا موجب ثابت ہوئی ہے۔

(بدر ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء)

صد سالہ جوبلی منصوبہ:۔

حضرت مصلح موعودؓ کی یہ خواہش تھی کہ احمدیت کے قیام پر ۱۰۰ سال پورے ہونے پر جشن منایا جائے۔ ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس کی تفاصیل بیان فرمائی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے

(۱) اٹلی اور فرانس میں جماعت کے مراکز کھولے جائیں۔ سپین میں نیا دارالتبلیغ اور مسجد تعمیر کی جائے۔ فرانسیسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا جائے مغربی افریقہ میں ۳ اہم مراکز قائم کئے جائیں۔ پھر اُن مراکز سے سارے مغربی افریقہ میں تبلیغ کا کام پھیلایا جائے۔

(۲) چینی۔ سپینی۔ مغربی افریقہ کی زبانوں میں بھی قرآن مجید کے ترجمے کرائے جائیں گے۔ یوگوسلاوین اور فارسی میں بھی ترجموں کی بہت ضرورت ہے تاکہ شیعوں میں تبلیغ ہو سکے۔ خصوصاً ایران میں۔ اس منصوبہ پر جماعت کو بچاس ساٹھ لاکھ روپے خرچ کرنے ہونگے۔

(۴) Telex کے انتظام سے ایک دوسرے کو اپنے جماعتی اور تبلیغی حالات سے باخبر رہنا چاہیئے۔

(۵) Radio Amiture کلبز کے ذریعہ جماعت کے دوستوں کا باہمی رابطہ رکھا جائے۔ قلمی دوستی کے ذریعہ بھی باہمی روابط قائم رکھے جائیں۔

(۶) دُنیا کے کسی ایک علاقہ میں بہت بڑی طاقت کا ایک براڈ کاسٹنگ سٹیشن قائم کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ (حکومت نائیجیریا چھوٹے سٹیشن کی اجازت دے سکتی ہے۔ ان کے آئین میں ترمیم ہونے پر بڑے کی بھی اجازت مل سکتی ہے)

(۷) مرکز سلسلہ کے سالانہ جلسہ میں دنیا کے تمام ممالک کے وفود شرکت کریں۔

(۸) تصاویر کا تبادلہ کیا جائے۔ اور بین الاقوامی تبلیغی البم بنائے جائیں۔

(۹)۔ آئندہ تمام ممالک کے وفود اگر حکومت کو اعتراض نہ ہو تو اپنے اپنے قومی جھنڈوں کے ساتھ آئیں اور یہ سب جھنڈے اکٹھے لہرائے جایا کریں اس سے ہر ملک کا تعاون بھی ہوگا۔ اور بین الاقوامی برادری کا بھی علم ہوتا رہے گا۔

(۱۰) دنیا کی کم از کم سو زبانوں میں سلسلے کی بنیادی تعلیم ساری دُنیا میں پہنچائی جائے۔

اس سکیم میں حضور نے ابتداءً ۲½ کروڑ کا مطالبہ فرمایا اور بدر ۳ مارچ ۱۹۸۳ء کی اطلاع کے مطابق اس میں ۱۰½ کروڑ سے زائد وعدہ جات حضور کی خدمت میں پیش ہو چکے ہیں۔ صدی کے آخر تک اس سلسلہ میں قربانیاں انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتی جائینگی اور بفضل تعالیٰ اس عظیم منصوبہ کی مذکورہ شقوں پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔ جس کی تفصیل میں جانے کا موقعہ نہیں۔ اس سکیم کے تحت روحانی پروگرام کا پانچ نکاتی پروگرام حسب ذیل ہے

۱:۔ ۱۸۰ مہینوں میں (یعنی جب سے یہ سکیم شروع ہوئی ہے) آخری ہفتہ میں کسی ایک دن روزہ رکھا جائے۔

۲:۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں۔ نماز عشاء کے بعد سے لیکر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳:۔ کم از کم سات مرتبہ سورۃ فاتحہ کی دُعا روزانہ پڑھی جائے اور اُس پر غور و فکر کیا جائے۔

۴:۔ تسبیح و تحمید، درود شریف اور استغفار ۳۳، ۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں۔

۵:۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم ۱۱ بار پڑھی جائیں

(الف) ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین

(ب) اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذبک من شرورھم۔ تسبیح و تحمید۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم درود شریف اللھم صلی علی محمد و آل محمد استغفار۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ

(باقی)

بقیہ صفحہ ——— اوّل

ہونے کے لئے تیار ہیں اور عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب لوگ جوق در جوق اور فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے اور اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا وعدہ آپ کی نظروں کے سامنے پورا ہوگا پس اس فتح کے استقبال کے لئے اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو تیار کریں یاد رکھیں کہ افواج کی صورت میں داخل ہونے والے ان نو احمدی اور نو مسلموں کو آپ نے دین اسلام کی تعلیم دینا ہے اور آپ نے ہی روحانی میدان میں ان کی تربیت کرنی ہے۔ اگر آپ اس موقع پر اس طرف توجہ نہیں کریں گے اور اپنے نفوس کی اور اپنی اولاد کی تربیت کے لئے کوشش نہیں کریں گے تو وقت آنے پر صحیح رنگ میں نئے آنے والوں کی تربیت کا حق ادا نہیں کر سکیں گے

پس میری تاکیدی نصیحت یہ ہے کہ اس عظیم فتح کے آنے سے قبل آپ خود کو اس قابل بنائیں کہ آپ اُس فتح کے حقدار کہلا سکیں خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت اور اس کی عطا کردہ کامیابیوں کے لئے اس کی حمد کے ترانے گائیں اور اپنے دل کی گہرائیوں سے اس کی تسبیح کریں اور اپنی عاجزی اور لاچاری کا اقرار کرتے ہوئے اس کے حضور استغفار کریں کہ ہر قسم کی کامیابی اور ہر قسم کی فتح اُسی قادرِ ذوالجلال کی مہربانی اور اس کے احسان اور اس کے فضل پر منحصر ہے۔

جغرافیائی لحاظ سے ہمارے درمیان بہت فاصلے حائل ہیں لیکن ہمارے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں اور ہم محبت اور پیار اور قربانی اور فدائیت کی ایک ہی راہ گذر کے راہی ہیں جو راہ گذر ہمارے آقا ہمارے مولیٰ ہمارے پیارے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کی راہ ہے اور اس لحاظ سے ہم ایک دوسرے سے بہت قریب ہیں خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور ہر آن آپ کا حافظ ہو۔

والسّلام

خاکسار:۔ مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع !!

اخبارِ قادیان

● ۔ مکرم محمود احمد صاحب مرزا آف سویڈن مع اہلیہ محترمہ مورخہ ۲۶/۱۱ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۷/۱۱ کو واپس تشریف لے گئے۔

● ۔ مقامی طور پر مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ۔ مکرم حاجی خدا بخش صاحب درویش۔ مکرم حافظ اللہ دین صاحب درویش اور مکرم سید بدرالدین احمد صاحب بیمار ہیں۔

سب کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے احباب دُعا کریں۔

رپورٹ ہائے ہفتہ قرآن کریم

★ —— مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان رقمطراز ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان نے لوکل انجمن احمدیہ کے تحت منعقدہ ہفتہ قرآن کریم کے اجلاسات میں شرکت کی۔ اس کے علاوہ مورخہ ۲۲، ۲۶ اور ۲۹ اکتوبر ۸۳ء کو لجنہ اماء اللہ کے علیحدہ اجلاسات منعقد کئے گئے جن میں مکرمہ نصرت سلطانہ صاحبہ، مکرمہ عقیلہ عفت صاحبہ، مکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ، مکرمہ نسیم اختر صاحبہ، مکرمہ فرحت سلطانہ صاحبہ، مکرمہ منظور حسنہ صاحبہ، مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ، مکرمہ امۃ النصیر سلطانہ صاحبہ، مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ، مکرمہ حمیدہ خانم صاحبہ اور مکرمہ شمیم اختر صاحبہ نے خطاب کیا۔ اجلاسات میں جن عناوین پر تقاریر ہوئیں وہ اس طرح ہیں۔ قرآن کریم میں بیان کردہ چند اخلاقِ حسنہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی عظیم الشان تحریک تعلیم القرآن۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کی اہمیت۔ قرآن کریم کی روشنی میں اہلِ خانہ سے حسنِ سلوک۔ فضائل قرآن مجید۔ جماعتِ احمدیہ اور خدمت قرآن۔ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے۔ قرآن کریم ایک دائمی کتاب ہے۔ قرآن کریم اور تحقیق جستجو اور قرآن کریم سیکھنے کی اہمیت۔ آخری اجلاس میں مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ قادیان نے قرآن کریم سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح اس ہفتہ میں اُن بہنوں کو جو قرآن کریم سیکھنے میں لاپرواہی برتتی ہیں قرآن مجید پڑھنے کی اہمیت بتا کر توجہ دلائی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

★ —— مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب بھٹی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لکھنؤ رقمطراز ہیں کہ ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں مورخہ ۲۹/۱۰/۸۳ کو ہمارے مکان پر مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ شاہجہانپور کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد خاکسار سیٹھ داؤد احمد، مکرم ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب اور صدرِ مجلس نے قرآن کریم سے متعلق مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دُعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

★ —— مکرم محمد مختار صاحب قریشی قائد مجلس خدام الاحمدیہ شاہجہانپور تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۶/۱۰/۸۳ کو ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں ایک اجلاس احمدیہ مسلم مشن میں منعقد ہوا۔ مکرم قریشی محمد عقیل صاحب صدر جماعت نے اجلاس کی صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ، مکرم قریشی عبدالماجد صاحب، خاکسار محمد مختار قریشی اور صدر مجلس نے موقعہ کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ دُعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

★ —— مکرم محمد راشد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ امروہہ رقمطراز ہیں کہ ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں مورخہ ۲۳/۱۰/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں مکرم عبدالوحید صاحب صدر جماعت کی زیرصدارت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار محمد راشد۔ مکرم ظہیر عالم صاحب۔ مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس معلم وقفِ جدید نے موقعہ کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدر مجلس کی دُعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

★ —— مکرم مولوی سی محمد صاحب فاروق مبلغ سلسلہ کرونا گاپلی (کیرالہ) لکھتے ہیں کہ ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں روزانہ درس القرآن کا انتظام رہا۔ ہفتہ کے اختتام پر مکرم پی۔ اے محمد کنجو صاحب نائب صدر کی زیرصدارت جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں صدر جلسہ کے علاوہ مکرم پی محمد شمس الدین صاحب اور خاکسار نے قرآن مجید کی فضیلت پر تقاریر کیں، دُعا کے ساتھ یہ پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

★ —— مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ بھدرک تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ تا ۲۹/۱۰/۸۳ ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں روزانہ بعد نماز مغرب ایک گھنٹہ جلسہ ہوتا رہا۔ اور قرآن مجید کے متعلق مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ جلسوں میں مکرم مولوی ہارون رشید صاحب، خاکسار محمد یوسف انور، مکرم عبدالرب صاحب، مکرم غلام مہدی صاحب ناصر، مکرم عبدالاحد صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم طارق احمد صاحب، مکرم حاکم خان صاحب، مکرم انور احمد صاحب، مکرم کرشن احمد صاحب، مکرم رحمت اللہ صاحب سورو، مکرم تبارک محمد صاحب سیکرٹری مال، مکرم عبدالباسط صاحب، مکرم طاہر احمد صاحب، عزیز نانک احمد، عزیز عبدالرشید، عزیز کلیم احمد، عزیز عبدالقدیر، عزیز عبدالرؤف، عزیز عطاء المنان، فضل کریم اور ندیم احمد نے تقاریر کیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین

★ —— مکرم وسیم احمد صاحب فریدی جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ علی گڑھ تحریر کرتے ہیں کہ مرکزی ہدایت کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ علی گڑھ نے ہفتہ قرآن کریم پوری سنجیدگی اور تبلیغی مساعی سے منایا۔ دورانِ ہفتہ تمام خدام کی حاضری کے علاوہ کئی غیر احمدی احباب بھی وقتاً فوقتاً شامل ہوتے رہے۔ خدا کے فضل سے اس کا بہت خوش گوار اثر ہوا۔

پہلی بار انگریزی میں بھی تقاریر شامل کی گئیں۔ جو بہت کامیاب رہیں۔ تلاوت قرآن پاک کے ساتھ اس کا انگریزی یا اردو ترجمہ بھی شامل کیا گیا۔

★ —— مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ شیموگہ تحریر کرتے ہیں کہ یہاں کے حالات کے پیشِ نظر ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں مورخہ ۳۰/۱۰/۸۳ کو مکرم سید ناصر احمد صاحب صدر جماعت کی زیرصدارت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم فریدالدین احمد صاحب قادری، مکرم سید سلیمان احمد صاحب، خاکسار محمد عمر تیماپوری، مکرم ڈاکٹر سید حمیدالدین احمد صاحب اور صدر مجلس نے قرآن کریم کے بارہ میں مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ بعد دُعا مکرم فریدالدین احمد صاحب قادری نے حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی۔

★ —— مکرم فیروز احمد صاحب سرینگر سے تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۱/۱۰/۸۳ کو ہفتہ قرآن کریم کے سلسلہ میں مسجد احمدیہ میں مکرم عبدالسلام صاحب ڈار صدر جماعت کی زیرصدارت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ، مکرم خواجہ محمد مقبول صاحب گلکار، مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب، مکرم غلام نبی صاحب شیلر اور صدر مجلس نے مناسب موقعہ تقاریر کیں دوران تقاریر عبدالمومن صاحب ڈار نے نظم سُنائی۔ دُعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

★ —— مکرم مولوی حمیدالدین صاحب مبلغ سلسلہ حیدرآباد تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۵ اکتوبر تا ۳۰ اکتوبر ہفتہ قرآن مجید احمدیہ جوبلی ہال میں منایا جاتا رہا ہر روز افراد جماعت مقررین کی تقاریر سُننے تشریف لاتے رہے۔ اس ہفتہ میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ، محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب ایم ایس سی زعیم مجلس انصار اللہ، مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر انسپکٹر بیت المال، مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ شموگہ اور خاکسار نے قرآن مجید کے فضائل اور اس کی تعلیمات کے بارہ میں تقاریر کیں۔ مورخہ ۳۰ اکتوبر کو اختتام جلسہ پر خدام نے حاضرین کی چائے سے تواضع کی نیز ۲۹ اکتوبر سے حیدرآباد اور سکندرآباد میں چار مقامات پر تعلیم القرآن کلاسز کا انتظام کیا گیا جن کے لئے محترم انچارج صاحب وقف جدید کے تعاون سے مکرم مسعود احمد صاحب انیس معلم وقفِ جدید برائے حیدرآباد و سکندرآباد مقرر کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچے ذوق و شوق سے کلاسز میں شرکت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ آمین

★ —— مکرم بشیرالدین الٰہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سکندرآباد تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ تا ۲۹/۱۰/۸۳ مسجد احمدیہ الٰہ دین بلڈنگ سکندرآباد میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ اس سلسلہ میں ہفتہ بھر روزانہ اجلاسات ہوتے رہے۔ ان جلسوں میں مکرم مقصود احمد صاحب شارق، مکرم سیٹھ یوسف احمد الٰہ دین صاحب، خاکسار بشیر الدین الٰہ دین، مکرم مہر دین صاحب، مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب، مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس، مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس اور مکرم مولوی صغیر احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ اور قرآن کریم کے فضائل پر روشنی ڈالی۔

★ —— مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرواہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۲ تا ۲۹/۱۰/۸۳ ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ اس سلسلہ میں ہفتہ بھر روزانہ اجلاس ہوتے۔ جن سے مکرم سید نصیرالدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد، خاکسار عبدالسلام انور، مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب، مکرم محمد اقبال صاحب ملک، مکرم عبدالغفار صاحب، مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب صدر جماعت اور مکرم عبدالقیوم صاحب میر نے خطاب کیا۔ اور قرآن مجید کی فضیلت پر روشنی ڈالی۔ جلسہ کے آخری دن مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب نے دُعا کرائی۔ (باقی)

شکرانہ اور درخواست دُعا

خاکسار کے چھوٹے لڑکے عزیز داؤد احمد اقبال ایم۔ اے کارکن احمدیہ مرکزی لائبریری نے امسال مولوی فاضل کا امتحان بفضلہ تعالیٰ ۸۳/۱۲۰۰ نمبروں سے فسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے اور خاکسار کے ایک مبارک خواب کے پورا ہونے پر فریضۂ حج مدن کی خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں ساٹھ روپے ادا کر کے عزیز کی کامیابی کے بابرکت ہونے اور اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے دُعا کا ملتجی ہوں۔ خاکسار۔ حافظ سخاوت علی شاہجہانپوری قادیان۔

وصایا

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۲۴۹۰:۔ میں شیخ محمد احمد سولیجہ ولد مکرم شیخ محمد امیر صاحب مرحوم قوم سولیجہ پنجابی سوداگر پیشہ تجارت عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن کانپور ڈاکخانہ کانپور ضلع کانپور صوبہ اُتر پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۸۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) :۔ جائیداد غیر منقولہ موروثی ایک عدد رہائشی مکان $\frac{42}{28}$ (A) جس کی کل مالیت ۵۴۰۰۰ چوون ہزار روپے ہے۔ یہ مکان خاکسار کے نانا کا تھا۔ اس مکان میں سے خاکسار کی والدہ کا حصہ ۶۰۰۰/- چھ ہزار روپے تھا۔ خاکسار کی والدہ کے انتقال خاکسار پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ اس طرح خاکسار کا حصہ اس جائیداد میں سے ۹۲۴ روپے مالیت کا ہوا۔

(۲) :۔ اسی طرح ایک اور موروثی جائیداد جو میرے والد صاحب کی یعنی دو قطعہ مکان واقعہ شہر فرخ آباد میں ہیں۔ ان مکانات میں سے میرے والد صاحب کا حصہ ۷۰۰۰/- سات ہزار روپے تھا۔ خاکسار کا حصہ اس جائیداد میں سے ۱۰۸۰/- ایک ہزار اسی روپے ہوا۔

(۳) :۔ خاکسار چپل تیار کرنے والی ایک فرم ڈرائیٹی چپل کا مالک ہے۔ اس فرم میں خاکسار کا اپنا ذاتی سرمایہ ۱۰۰۰۰/- دس ہزار روپے ہیں باقی رقم تجارتی لون (قرضہ) ہے۔

(۴) :۔ خاکسار کو اس فرم سے اوسطاً چھ ہزار روپے سالانہ آمد ہوتی ہے جو کبھی زیادہ کبھی کم ہوتی ہے جس کی اطلاع خاکسار مرکز کو کرتا رہے گا۔

خاکسار اپنے حصہ موروثی جائیداد ع۱ ۔۔۔۔ ۹۲۴

〃 〃 〃 〃 ع۲ ۔۔۔۔ ۱۰۸۰

〃 〃 سرمایہ ڈرائیٹی چپل ۔۔۔۔ ۱۰۰۰۰

کل جائیداد مالیتی ۱۲۰۰۴/- بارہ ہزار چار روپے کے $\frac{1}{10}$ دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہے۔ نیز سالانہ آمد چھ ہزار روپے کے $\frac{1}{10}$ دسویں حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اگر خاکسار کوئی جائیداد بنائے گا یا بوقت وفات خاکسار کی کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت ہذا کے مطابق کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نوٹ یہ وصیت تاریخ وصیت سے شروع ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ	محمد احمد سولیجہ کانپور	محمد شفیع سیکرٹری تبلیغ

وصیت نمبر ۱۲۵۰۶:۔ میں شہادت علی ولد مکرم صفدر علی صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت $\frac{1}{68}$ ۲۴ ساکن 5/11/1 D.H. Road ڈاکخانہ برلہ ضلع ۲۴ پرگنہ صوبہ بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{80}$ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ میں ایک تخت پوش، ایک الماری (لکڑی کی) جس کی موجودہ قیمت قریباً ایک ہزار روپے ہوگی۔ اسی طرح میری غیر منقولہ جائیداد میں میرا ایک پختہ مکان جس کی چھت ٹین اور ٹالی کی ہے۔ پانچ کٹھار زمین پر ہے زمین کی موجودہ قیمت اڑھائی ہزار روپے ہوگی۔ اسی طرح مکان کی بھی موجودہ قیمت اڑھائی ہزار روپے ہوگی۔ گویا کل ملا کر پانچ ہزار بنتی ہے۔ جس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ملازمت کی صورت میں ۳۰۰/- روپے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی نئی جائیداد زندگی میں پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شہرہ عالم	شہادت علی	سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ

وصیت نمبر ۱۲۵۱۰:۔ میں انوارہ بیگم زوجہ مکرم شہادت علی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت $\frac{11}{69}$ ۲۴ ساکن 5/11/1 D.H. Road ڈاکخانہ 8۔ کلکتہ۔ ضلع ۲۴ پرگنہ صوبہ مغربی بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{80}$ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد فی الوقت کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں میرے کان کی طلائی بُندے ہیں جس کا وزن ایک تولہ ہے۔ یہ زیور میں نے اپنے خاوند سے حق مہر ۵۰۱/- روپے حاصل کر کے بنایا تھا۔ جس کی موجودہ قیمت ۱۷۵۰/- روپے بنتی ہے۔ میں اس کی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند سے ماہوار دس روپے ذاتی اخراجات کے لئے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی اس آمد کا (جو بھی ہوگی) $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اپنی زندگی میں پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہونگی اور میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہوگا۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
غلام علی	انوارہ بیگم	سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ

وصیت نمبر ۱۲۵۰۸:۔ میں صادقہ بی بی زوجہ مکرم محمد اسحاق لشکر صاحب قوم لشکر پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۲ء ساکن سری رامپور ڈاکخانہ شہر ہاٹ ضلع ۲۴ پرگنہ صوبہ مغربی بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{82}$ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت تک غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں البتہ منقولہ جائیداد میں ایک ہار طلائی وزن ایک تولہ جس کی موجودہ قیمت ۱۷۵۰/- روپے ہے جس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میرا حق مہر ۲۵۱/- روپے میرے خاوند کے ذمہ ہے اس کی بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتی ہوں جو میرے خاوند ادا کریں گے۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند سے ماہانہ ۱۰/- روپے ذاتی اخراجات کے لئے ملتے ہیں اس کا $\frac{1}{10}$ حصہ تازیست (جو بھی ملا کریگا) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی اور میں آئندہ جو بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد پیدا کرونگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہونگی اور میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہوگا اس کی $\frac{1}{10}$ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد اسحاق لشکر صدر جماعت احمدیہ	صادقہ بی بی	غلام علی سیکرٹری تبلیغ

وصیت نمبر ۱۲۵۸۰:۔ میں حفیظ الدین غوری ولد مکرم محی الدین صاحب غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادنگر ڈاکخانہ شادنگر ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{82}$ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت تک کچھ بھی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد بصورت مشترکہ تجارت ایک دوکان کریانہ مبلغ ۳۰۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محی الدین غوری سیکرٹری مال	حفیظ الدین غوری	نصیر الدین غوری

وصیت نمبر ۱۲۵۸۹:۔ میں سلیم احمد ولد مکرم مہر دین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{82}$ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۱۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی

اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
مہر دین والد موصی	سلیم احمد	صالح محمد الہ دین

وصیت نمبر ۱۴۵۸۹ ۔۔۔ میں صغریٰ بی بی زوجہ مکرم شیخ علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن ظہیر آباد ڈاکخانہ ظہیر آباد ضلع میدک صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مجھے حق مہر کے عوض ایک عدد مکان ۲-۲۲-۵ واقع محلہ شمشیر گنج ظہیر آباد قیمتی اندازہ چھ ہزار ۔۔۔ ۶۰۰۰/۰۰ روپے

۲۔ پھول کا لچھا وزنی دو تولہ سونا مالیتی ۔۔۔ ۳۰۰۰/۰۰ روپے

۳۔ ایک عدد مالا طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ۔۔۔ ۱۵۰۰/۰۰ روپے

۴۔ کانوں کے پھول طلائی چار ماشہ قیمتی ۔۔۔ ۵۳۳/۰۰ روپے

کل میزان ۔۔۔ ۱۱۰۳۳/۰۰

میری ماہوار آمد کوئی نہیں ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی مزید جائیداد پیدا ہوئی یا کوئی آمد کی صورت پیدا ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر اس کے علاوہ اگر کوئی مزید ترکہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
مظفر احمد فضل انسپکٹر بیت المال	صغریٰ بی	شیخ علی صدر جماعت

وصیت نمبر ۱۴۵۹۰ ۔۔۔ میں سعید احمد ولد مکرم غلام مصطفیٰ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن میدک ڈاکخانہ میدک ضلع نظام آباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ مجھے اس وقت مبلغ ۵۰/- روپے والد صاحب کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد	سعید احمد	ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۶۰۲ ۔۔۔ میں امۃ الحفیظ زوجہ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب قوم جٹ پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۵/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

گلے کا ہار اور کان کے کانٹے وزن ۲۵ گرام قیمت ۔۔۔ ۹۰۰۰/۰۰ روپے

انگوٹھی تقریباً ۹ گرام ۔۔۔ ۱۰۰۰/۰۰ } یہ سب طلائی کے ہیں

ناک کی نتھ چار عدد چوڑیاں ناک کا کوکہ کل وزنی ۲۴۱/۲ ساڑھے سینتیس گرام ۔۔۔ ۵۶۵۰/۰۰

حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۵۰۰/۰۰ روپے

کل میزان ۔۔۔ ۱۵۱۵۰/۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
حمید احمد موصی ۱۳۸۲۶	امۃ الحفیظ	محمد عبد اللہ موصی ۵۸۱۰

وصیت نمبر ۱۴۶۰۳ ۔۔۔ میں ٹی ایم محمد مالا باری ولد مکرم ایم حسن کٹی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۸/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں ایک عدد دستی گھڑی ہے جس کی قیمت اندازاً دو صد روپے ہے۔ حال ہی بار اس وقت مدرسہ احمدیہ کا طالب علم ہے خاکسار کو سرپرست کی طرف سے ماہوار تیس روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اس کے بعد اگر میں کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
بشیر احمد حمار کارکن دفتر بہشتی مقبرہ	ٹی ایم محمد مالا باری	شاہد احمد قاضی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ

ولادت

(۱) ۔۔۔ مورخہ ۔۔۔ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم اے ۔ بے محمد حنیف صاحب کرشنی نگر (۔۔۔ ناڈو) کو پہلا نواسہ عطا فرمایا ہے۔ زچہ بچہ کی صحت و عافیت اور نومولود کے نیک، صالح و خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ۔ یوسف احمد الہ دین ۔ سکندر آباد

(۲) ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۔۔۔/۸۲ کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ زچہ و بچہ کو صحت و سلامتی عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار ۔ رفیق احمد سندھی قادیان

(۳) ۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے مکرم اطہر محمود صاحب قریشی مقیم جرمنی کو مورخہ ۱۲/۹/۸۲ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نام "طارق محمود قریشی" تجویز ہوا ہے۔ بچے کی والدہ مکرمہ صبیحہ خالدہ صاحبہ مقیم ناروے مکرم قریشی محمد افضل صاحب مبلغ ماریشس کی بیٹی ہیں۔ نومولود مکرم قریشی محمد اکمل صاحب ربوہ کا پوتا ہے۔ نومولود کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے احباب دعا کریں۔

خاکسار ۔ ناصر احمد قریشی اوسلو ناروے

(۴) ۔۔۔ مورخہ ۹/۸۲ کو مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب بیج بہاڑہ کے ہاں پہلی بیٹی تولد ہوئی ہے۔ نومولودہ مکرم سید محمد شاہ صاحب بیج بہاڑہ کی پوتی اور مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت ناصر آباد کی نواسی ہے۔ نومولودہ کی والدہ مکرمہ رضیہ پروین صاحبہ مبلغ ۱۰/- روپے مختلف ملات میں ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ خاکسار ۔ سید نصیر الدین انسپکٹر بیت المال آمد

(۵) ۔۔۔ مورخہ ۲۶/۱۱/۸۳ کو اللہ تعالیٰ نے عزیز مکرم منیر الدین صاحب ننگلی کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میاں (مستری) دین محمد صاحب ننگلی درویش کا پوتا اور مکرم ملک بشیر احمد صاحب درویش کا نواسہ ہے۔ اس خوشی میں مکرم مستری دین محمد صاحب اور مکرم ملک بشیر احمد صاحب نے ۱۰/- ۱۰/- روپے مختلف ملات میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ (ادارہ)

درخواست ہائے دعا

۔۔۔ مکرم محمد اجمل صاحب ۔ فرینکفرٹ (مغربی جرمنی) سے تحریر کرتے ہیں کہ میرے دونوں گردے بالکل ختم ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹروں نے نئے انسانی گردے لگانا تجویز کیا ہے۔ کمزوری بہت ہوگئی ہے خون کی بھی کمی ہے۔ جلد انسانی گردے مہیا ہونے اور کامل و عاجل صحت یابی کے لئے۔

۔۔۔ مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سکندر آباد تحریر فرماتے ہیں کہ میرے بہنوئی مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم فاضل الہ دین صاحب مقیم کراچی دل کی تکلیف سے بیمار ہیں ڈاکٹروں نے آپریشن کی رائے دی ہے۔ موصوف امریکہ جاکر آپریشن کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ عاجلہ کے لئے۔ ۔۔۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ سرینگر مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب سرینگر جن کو گذشتہ دنوں دل کی تکلیف ہوگئی تھی کی صحت و شفایابی اور مکرم ابو تاج دین صاحب سرینگر جو کافی عرصہ سے کمزور چلے آرہے ہیں کی صحت یابی کے لئے۔ ۔۔۔ مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گوملا (رانچی) اپنے بیٹوں عزیز محمد جنید اور محمد جاوید جو سالانہ امتحان ماہ دسمبر میں ہو رہے ہیں کی نمایاں کامیابی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی کیلئے قادیان سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۶ء

سونگھڑا

سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ مکرم سیٹھ عبدالرحیم صاحب
بقیہ عہدیداران کی منظوری اس سے قبل شائع ہو چکی ہے۔

کوراپٹ اڑیسہ OMP

صدر — مکرم شیخ عبدالمسیح صاحب
سیکرٹری مال — مکرم حلیم الدین خان عرف ٹونہ

سرہرت لیپرہ سیوان بہار

صدر — مکرم محمد انوارالحق صاحب

سانڈھن ۔ یو۔ پی

صدر — مکرم شان محمد صاحب
سیکرٹری مال / امام الصلوٰۃ / ضیافت — مکرم بہادر خان صاحب
سیکرٹری تبلیغ — مکرم ماسٹر ریاض احمد صاحب
" امور عامہ — مکرم برکت اللہ خان صاحب

بیلگام و سندگرہ

صدر جماعت — مکرم عبدالمنان صاحب چنورتی
سیکرٹری مال — مکرم نصیر الدین صاحب شیر
" تبلیغ — مکرم عبدالکریم صاحب سندگرام

سورو اڑیسہ

صدر جماعت — مکرم محمد اسماعیل خان صاحب
نائب صدر و سیکرٹری مال — مکرم مختار حسین صاحب
سیکرٹری تبلیغ — مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب
" تعلیم و تربیت — مکرم شمس الدین خان صاحب
" امور عامہ — مکرم ابراہیم خان صاحب
" ضیافت — مکرم بشیر علی صاحب
" وقف جدید — مکرم بابر خان صاحب
" تحریک جدید — مکرم حافظ الدین صاحب

پٹنہ بہار

صدر جماعت و امام الصلوٰۃ — مکرم سید فضل احمد صاحب
جنرل سیکرٹری و سیکرٹری امور عامہ و خارجہ — مکرم سید طارق احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت — مکرم شریف احمد صاحب
سیکرٹری تعلیم — مکرم نصر علی صاحب
" مال، تحریک جدید و وقف جدید — مکرم بشیر احمد صاحب

ناظر اعلیٰ قادیان

وقف عارضی کی ضرورت بہت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"وقف عارضی کی ضرورت بہت ہے۔ بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ قبول گیا ہے کہ افراد جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں ہے۔ جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے۔ حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہیئے۔ یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے۔ اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء)

پیشکردہ ← ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ایسے موصی احباب کی فوری توجہ کیلئے

جنہوں نے ابھی تک فارم اصل آمد پُر کر کے دفتر ہذا کو واپس نہیں بھجوا دیئے

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گذشتہ سال یکم مئی ۱۹۸۲ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۳ء کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا چکے ہیں اور ان میں سے بہت سے احباب کے فارم پُر ہو کر واپس دفتر ہذا کو مل گئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ دفتر ہذا کی طرف سے ان کو سالانہ حساب بھجوایا جا رہا ہے۔

مگر ابھی بھی ایک خاص تعداد ایسے موصی احباب کی ہے جن کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر ابھی تک واپس نہیں آئے۔ جن کی وجہ سے اُن کے حساب نامکمل ہیں ایسے موصی احباب کو جلد توجہ کرنی چاہیئے۔

اس سلسلہ میں قاعدہ نمبر ۹۰۹ کے الفاظ ان کی اطلاع و توجہ کے لئے درج ذیل ہیں

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت حصہ آمد ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے، اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہ اُس کی وصیت کو منسوخ کر دے اور موصی جو رقم بھی حصہ وصیت میں ادا کر چکا ہوگا اسے واپس لینے کا اسے حق نہ ہوگا۔ جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدہ دار نہیں بن سکے گا۔"

عہدیداران جماعت و مبلغین حضرات سے ضروری گذارش ہے کہ اس اعلان کو اپنی جماعت کے تمام موصی احباب تک پہنچانے کا انتظام کریں۔ تا موصی حضرات میں سے کوئی بھی ایسا نہ رہے جو اپنا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور اپنے حسابات سے آگاہ نہ ہو۔

نوٹ ضروری:۔ حصہ آمد کا کوئی موصی اگر ایسا ہو جس کو ابھی تک فارم اصل آمد نہ ملا ہو تو وہ فارم اصل آمد دفتر ہذا سے طلب کرے۔ یا سادہ کاغذ پر اپنی ہر قسم کی آمد سالانہ درج کر کے دفتر ہذا کو بھجوا دے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اُن کو بھجوایا گیا فارم ڈاک میں ضائع ہو گیا ہو۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

دعائے مغفرت و اعلان

(۱)۔ مورخہ ۹/۲/۸۲ء کو جماعت احمدیہ سورو کے ایک مخلص احمدی مکرم عمر علی صاحب ایک حادثہ میں بعمر چھیاسی سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف نے ۱۹۶۲ء میں سورو میں ہوئے مباہلہ کے بعد احمدیت قبول کی تھی۔ مرحوم موصی تھے اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ مالی قربانی اور خاندان حضرت مسیح موعود سے اخلاص و عقیدت میں پیش پیش رہتے تھے۔ مرحوم نے تین شادیاں کیں جن سے پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے اولاد ہے مرحوم نے ایک شاندار عمارت بنا کر جماعت احمدیہ سورو کے سپرد کی تھی جہاں آج احمدیہ لائبریری و شفاخانہ بنا ہوا ہے۔ یہ مرحوم کی یادگار رہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے آمین۔ (خاکسار سید انوارالدین احمد مونگھیر)

(۲)۔ مکرم برادرم مقبول احمد خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ تحصیل شاہ گڑھ کا فرزند عزیزم منظور احمد خان جو واقف زندگی تھا۔ بعمر ۱۲ سال بقضائے الٰہی مورخہ ۱/۴/۸۳ء بروز جمعہ انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جملہ درویشان اور احباب کرام سے نعم البدل عطا ہونے کے لئے دعا کی التجا ہے۔ (خاکسار عبدالمالک نمائندہ خالد و تشحیذ الاذہان مقیم لاہور)

خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے رزق اور مال میں برکت دی جاتی ہے

ہر مُخلص کے لئے ضروری ہے کہ وہ مقررہ شرح کے مطابق چندہ ادا کرے

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

جلسہ سالانہ سے واپسی سفر کیلئے

ریلوے ریزرویشن کا انتظام

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ۔ جو احباب کرام جلسہ سالانہ سے فراغت کے بعد بوقت واپسی ریل کے ذریعہ سفر کے خواہشمند ہوں اور سفر میں سہولت کی خاطر ٹرین کی سیٹ یا برتھ ریزرو کروانا چاہتے ہوں۔ وہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ فوری طور پر دفتر ہذا کو اطلاع پہنچا دیں تاکہ اُن کی حسب ضرورت سیٹ یا برتھ امرتسر سٹیشن سے بروقت ریزرو کروائی جا سکے۔ اور ساتھ ہی اگر ممکن ہو تو مکرم محاسب صاحب کے نام مع تفصیل رقم بھی بھجوائی جائے۔ نیز دفتر ہذا کو اپنی چھٹی میں مندرجہ ذیل امور بھی تحریر فرما دیں۔

(۱) — تاریخ واپسی سفر (۲) — اسٹیشن کا نام جہاں تک کی ریزرویشن درکار ہے۔
(۳) — درجہ (یعنی فرسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس) (۴) — نام سفر کنندہ (۵) — عمر
(۶) — جنس (مرد۔ عورت۔ لڑکا یا لڑکی) (۷) — پورا ٹکٹ یا نصف ٹکٹ
(۸) — ٹرین کا نام جس میں ریزرویشن مطلوب ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور اس سفر کو سب کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان پر

موسم کے مطابق پارچات اور بستر ہمراہ لائیں

جیسا کہ جلسہ سالانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہی ماہ دسمبر کے آخری ایام میں منعقد ہوتا ہے جبکہ ہندوستان کے جنوبی علاقوں کی بہ نسبت شمالی بھارت میں سردی کی لہر اپنے جوبن پر ہوتی ہے مگر اس روحانی اجتماع میں شمولیت اختیار کرنے والے اکثر احباب چونکہ اس موسم کے عادی نہیں ہوتے اس لئے وہ اس کے مطابق گرم پارچات اور مناسب بستر ہمراہ نہیں لاتے ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف انہیں تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ انتظامیہ کے لئے بھی اتنے وسیع پیمانے پر بستروں کی فراہمی مشکل ہو جاتی ہے۔ اندریں حالات ایسے تمام مخلصین جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ پنجاب کے موسم کے لحاظ سے گرم پارچات اور بستر (جس میں توشک اور لحاف دونوں شامل ہوں) ضرور اپنے ہمراہ لائیں تا موسم کی شدت کا مقابلہ کر سکیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی غرض سے جلسہ میں شریک ہونے والے مخلصین کے لئے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"موسم کے مطابق بستر ہمراہ لاویں"

اللہ تعالیٰ تمام مخلصین جماعت کا سفر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں اس روحانی اجتماع کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی سعادت عطا فرمائے آمین۔

نوٹ: — جماعتوں کے جملہ امراء و صدر صاحبان اس اعلان کو اپنی جماعت میں بار بار احباب جماعت کو ذہن نشین کرواتے رہیں۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ سال ۲۱ دسمبر کو وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں ہمیشہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔ اور آئندہ بھی اسی طرح حصہ لیتی رہے گی۔ چونکہ اس تحریک کو بہت اچھی طرح خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ اس لئے اس کی مزید وسعتوں کو جو دراصل جماعت کی ضرورتیں ہیں، جماعت نے بہرحال پورا کرنا ہے۔ اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ پوری کرے گی۔" (الفضل ۵-۵-۱۹۸۳ء)

ہندوستان میں وقف جدید کا بجٹ گذشتہ سال سے تقریباً دوگنا ہو گیا ہے جس کے پورا کرنے کی طرف احباب خاص طور پر توجہ فرمائیں اور دعاؤں سے بھی امداد فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

منظوری امیر جماعت و نائب امیر جماعت احمدیہ یادگیر (کرناٹک)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مئی ۱۹۸۳ء سے اپریل ۱۹۸۶ء تک جماعت احمدیہ یادگیر کے لئے امیر جماعت مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب اور نائب امیر جماعت مکرم سیٹھ محمد نصرت اللہ صاحب غوری کی منظوری عنایت فرما دی ہے جسے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زیر ۲۰۶/ض ۸۳/۱۱/۷ ریکارڈ کر لیا ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

عہدیداران جماعت خصوصی توجہ فرمائیں

عام طور پر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب جماعت اپنے وفات شدہ موصی صاحبان کے تابوت بغرض تدفین بہشتی مقبرہ لے آتے ہیں جن کی منظوری مجلس کارپرداز سے نہیں لی ہوتی یا ایسے کم وقت میں اطلاع دیتے ہیں کہ منظوری حاصل کرنے میں مشکل آتی ہے۔ اس لئے تمام عہدیداران جماعت خصوصاً اور احباب عموماً قاعدہ نمبر ۲۹۵ کو محفوظ رکھیں قاعدہ کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

(۱) — قاعدہ نمبر ۲۹۵ :-

"کسی موصی کی میت جو کسی دوسرے جگہ بطور امانت، دفن کی گئی ہو تو کم از کم چھ ماہ گذرنے کے بعد اس کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی غرض سے لانے کے لئے کم از کم ایک ماہ قبل نظارت بہشتی مقبرہ کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ اور بلا حصول اجازت میت کو نہیں لایا جائیگا۔"

(۲) — جس موصی کی میت کی منظوری بھی مل گئی ہو اس کی اطلاع بھی نظارت بہشتی مقبرہ کو معین طور پر دینی ہوگی کہ ہم تابوت فلاں تاریخ کو لا رہے ہیں۔ تا قبر وغیرہ کا انتظام قبل از وقت کیا جا سکے۔ اور موقعہ پر مشکل پیش نہ آئے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

کیا آپ کے تمام بچے وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہیں؟

(ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان)

"اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE:- 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 275903 } CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

("فتح اسلام" ص۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس } نمبر ۵۰-۲-۱۸ فلک نما حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۸/۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652 } فون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگولین کلکتہ-۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکٹر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں۔

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس۔ ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

D/No. 2/54 (1)

MAHADEVPET,

MADIKERI - 571201.

(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA,

P.O. BOX: 4583

BOMBAY-8.

ریگزین۔ فوم چمڑے۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس، بریف کیس سکول بیگ۔ ایئر بیگس۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز ●●

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS.

آٹو ونگس

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004

PHONE No. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

مِنجانِب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۳۲۷۱۵

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "مسلمان کو گالی دینا بہت بڑا گناہ ہے۔" (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام : "ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو۔ تا آسمان پر تمہارے لئے اجر لکھا جاوے۔" (نسیم دعوت)

پیشکش :- محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز :-

ہمایون موٹرس

۳۲- سیکنڈ مین روڈ - سی آئی ٹی کالونی مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ارشاد نبوی

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ — (بخاری)

ترجمہ :- جو شخص رشتے داروں سے بُرا سلوک کرتا ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا۔"

محتاجِ دُعا :- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

اجمل الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ہمدانک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو!" (کشتی نوح)

پیشکش :- **Royal AGENCY**

C.B. CANNANORE - 670001.

H.O. PAYANGADI - 670303. (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI - 12. CANNANORE - 4498.

حیدرآباد کے شہریوں کو فون نمبر :- ۴۲۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام : سٹاربون

سٹار بون مِل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز - کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوز - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴۷/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

ترجمہ:- تجھے دور دراز علاقوں سے امداد ملے گی اور تیرے پاس لوگ بکثرت آئیں گے۔ (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سر زمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا بانوے ۹۲ واں عظیم الشان

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-
"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا، اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا۔"
(الوصیّت)

جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۶۲ ہش / دسمبر ۱۹۸۳ء

بروز: اتوار۔ سوموار۔ منگلوار۔

تحقیقِ حق اور تعلیم اسلام و صداقتِ احمدیت معلوم کرنے کا بہترین موقعہ

پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق

مقامِ اجتماع

تقاریر

حضرت امام جماعت احمدیہ کے رُوح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے روحانی اور علمی موضوعات پر جماعت احمدیہ کے علماء کرام خطاب فرمائیں گے

- سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دُشمنوں سے عفو اور درگذر)۔
- موعودِ اقوامِ عالم۔
- قومی یکجہتی اور جماعتِ احمدیہ کی مساعی (اسلام میں رواداری کا بھی ذکر)۔
- ہستی باری تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کی صفتِ کلام کی روشنی میں)۔
- ذکرِ حبیب علیہ السلام۔
- اسلام میں اقتصادی مسائل کا حل۔
- خلافتِ رابعہ کی برکات۔
- اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور احمدیت کا مستقبل۔
- قرآن، بائیبل اور سائنس (انگریزی تقریر)
- عقائدِ احمدیت پر اعتراضات کے جواب۔
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری اور تبشیری پیشگوئیاں۔
- پنجابی میں تقریر (دیگر مذاہب سے متعلق)
- غیر ملکی مہمانوں کا تعارف۔ قبولِ احمدیت کے حالات۔ اپنے ممالک میں اسلام و احمدیت کی وسعت کے حالات و واقعات

محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

نوٹ!

(۱) بیرونِ ہند سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے۔ (۲) جلسہ کے دوران کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ (۳) ہمارا جلسہ خالص رُوحانی اور مذہبی جلسہ ہے۔ اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ (۴) مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ (۵) مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام زنانہ جلسہ گاہ میں سُنا جائے گا البتہ درمیانی دن مستورات کا اپنا الگ پروگرام ہوگا۔

خاکسار:- الحاج بشیر احمد دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب (بھارت)